# شریعت اور عشق

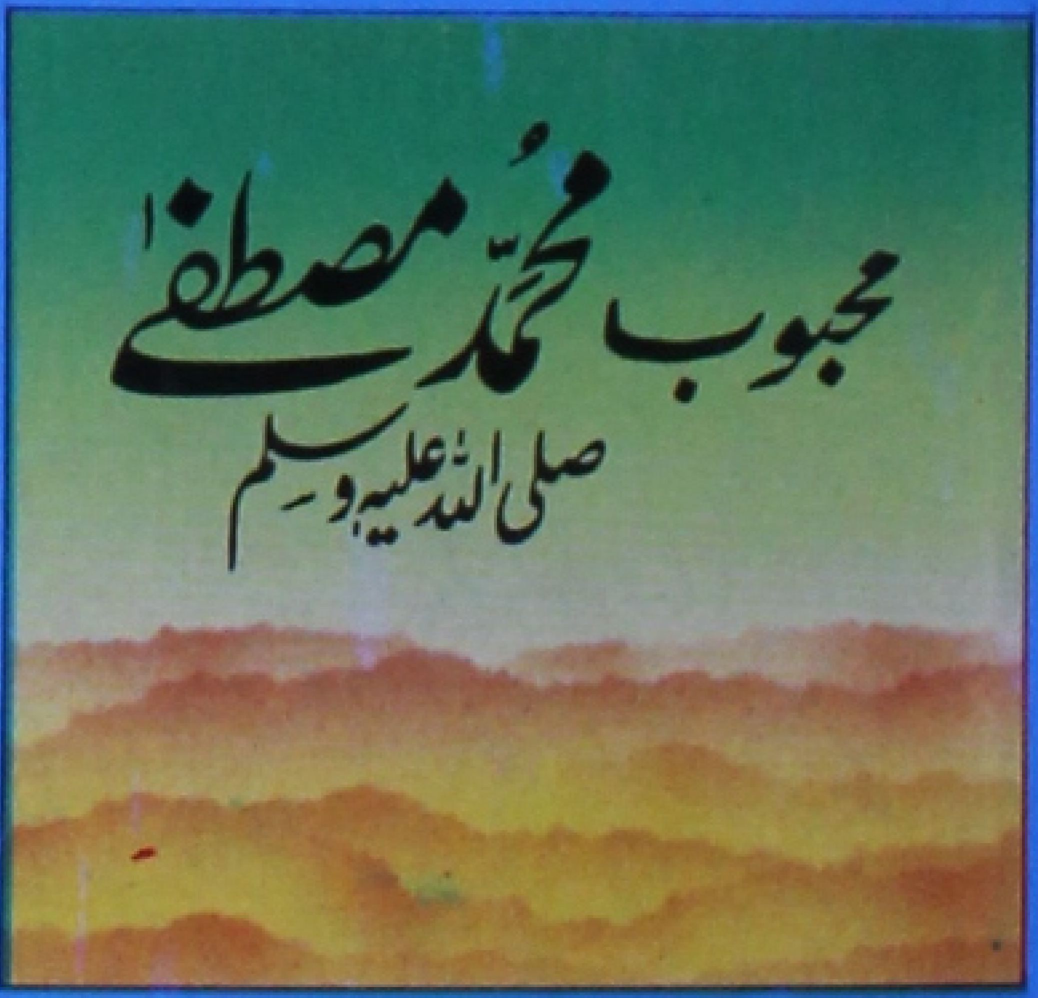


لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

تم میں کوئی مومن نہیں ہوسکتا تا آنکہ میں اسکے ماں باپ اولاد اور سب لوگوں سے پیارا ہو جاؤں

## شریعت عشق ہے عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی شریعت ہے

کرنل (ر) محمد انور مدنی (بندۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

# شریعت اور عشق

شریعت عشق ہے
عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہی شریعت ہے

مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں


| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | ——— | عشق اور شریعت |
| مصنف | ——— | کرنل (ریٹائرڈ) محمد انور مدنی |
| تعداد | ——— | پانچ سو |
| اشاعت اول | ——— | ربیع الاول ۱۴۱۷ھ جولائی ۱۹۹۶ء |
| ٹائٹل | ——— | عاطف بٹ |
| کمپوزنگ | ——— | عظیم کمپیوٹر ٹریننگ' کمپوزنگ اینڈ سروس سنٹر' اردو بازار' لاہور |
| قیمت | ——— | اللہ اور رسول کی بارگاہ میں قبولیت کی دعاؤں کا متمنی۔ کیونکہ اللہ اور رسول زیادہ حقدار ہیں کہ اسے راضی کریں۔ (وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوهُ (توبہ) |


از

مولانا نور الحسن تنویر صاحب

Marfat.com

# فہرست مضامین


| نمبر | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۔ | روئے سخن | ۱ |
| ۲۔ | ایمان یا رسول | ۳ |
| ۳۔ | ایمان کیسے ملے گا؟ | ۴ |
| ۴۔ | اللہ تعالیٰ کے پیمانے | ۶ |
| ۵۔ | اگر اللہ تعالیٰ چاہتا | ۸ |
| ۶۔ | مومن کا قول | ۹ |
| ۷۔ | عقل اور شریعت | ۱۳ |
| | ا۔ فرمان مصطفیٰ ﷺ | ۱۵ |
| | ب۔ فرمان الٰہی | ۱۶ |
| | ت۔ جہنمیوں کی پکار | ۱۶ |
| ۸۔ | حقیقت اور معرفت | ۱۸ |
| | ا۔ فرمان مصطفیٰ | ۲۲ |
| | ب۔ شان محبوب | ۲۶ |
| | ت۔ مشرک صفات | ۲۸ |
| | ث۔ بندے کس کے | ۲۹ |
| | ج۔ پیمانہ محبت | ۳۱ |
| | ح۔ یا نبی یا رسول | ۳۲ |
| | خ۔ اللہ رسول ساتھ ساتھ | ۳۴ |
| | د۔ محب اور حبیب کی گفتگو | ۳۶ |
| | ذ۔ پیغمبر جو کہے وہی شریعت | ۳۸ |
| | ر۔ رسول کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ | ۳۹ |
| | ز۔ رسول کے ملنے سے اللہ ملتا ہے | ۴۱ |
| ۹۔ | منافقت کیا ہے؟ | ۴۴ |
| ۱۰۔ | منافق کی منزل | ۴۵ |
| ۱۱۔ | اللہ تعالیٰ نے منافق کو خبیث کہا | ۴۶ |
| ۱۲۔ | دل کی بیماریاں | ۴۹ |
| ۱۳۔ | منافقین نے قرآن تکے بوٹی کر دیا | ۵۰ |
| ۱۴۔ | منافق کی نماز جنازہ نہیں ہوتی | ۵۳ |
| ۱۵۔ | منافقین کی قیامت کے دن پکار | ۵۵ |
| ۱۶۔ | نقتبس من نورکم کے کیا معنی | ۵۵ |
| ۱۷۔ | نجد سے شیطانی گروہ | ۵۶ |
| ۱۸۔ | قرآن میں اپنی رائے | ۶۰ |
| ۱۹۔ | بے علم (مولوی) کے فتوے | ۶۰ |
| ۲۰۔ | عالم کی لغزش | ۶۱ |
| ۲۱۔ | آسمان کے نیچے بدترین مخلوق | ۶۲ |
| ۲۲۔ | دل شیطانی جسم انسانی | ۶۳ |
| ۲۳۔ | توہین رسالت کی سزا | ۶۵ |
| ۲۴۔ | گستاخان رسول کی نفسیات | ۶۹ |
| ۲۵۔ | من دون اللہ | ۷۲ |
| ۲۶۔ | توبہ کا دروازہ | ۷۶ |


Marfat.com

# روئے سخن

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ الصلوۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ دین اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے اور یہ دین اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اور ہمارے آقا ﷺ کے لئے پسند فرمایا۔ اور ہر مسلمان کے ایمان کی بنیاد حب نبی ﷺ ٹھہرائی۔ انسان کو عقل عطا کی اور دو راستے دکھا دیئے ایک جنت کا راستہ اور دوسرا دوزخ کی طرف جانے کا۔ جنہوں نے شیطان کے راستے پر چلنے کو ترجیح دی وہ منافق اور کافر کہلائے اور انہوں نے جہنم کو اپنی منزل بنا لیا۔ قرآن حکیم میں دو گروہ ہیں ایک "حزب اللہ" (اللہ کا گروہ) اور دوسرا "حزب الشیطان" (شیطان کا گروہ)۔ شیطانی رستے پر چلنے والوں کو عبدالطاغوت کہا۔

۲۔ انسان کی تخلیق کے وقت اس کا مرکز "دل" کو رکھا۔ جس میں "محبت" کا جذبہ بھی ہوتا ہے اور مختلف بیماریاں بھی ہوتی ہیں۔ جن لوگوں نے شیطان کی پیروی کی انہیں دل کی بیماریوں نے آگھیرا۔ اور جنہوں نے اپنے محبوب ﷺ کی پیروی کی وہ اللہ کے گروہ میں شامل ہو گئے۔۔۔۔ پیروی (اتباع) کرنے کے لئے لازم ہے کہ جس کی پیروی کی جائے اس سے محبت بھی ہو ورنہ پیروی نہ ہو سکے گی۔

۳۔ محبت کا جذبہ جب شدت اختیار کر جائے تو اسے عشق کہتے ہیں۔ یہ ایمان کی

Marfat.com

بنیاد ہے ہمارے آقا ﷺ جو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر ہیں کا فرمان ہے کہ تم میں کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے والدین' اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں گویا کہ ایمان جو کہ شریعت کا ستون ہے اس کی بنیاد ہی عشق مصطفیٰ ﷺ ہے یا یہ کہہ لیں کہ عشق مصطفیٰ ﷺ ہی شریعت ہے۔ کیا خیال ہے عشاق حضرات کا۔

ہ۔ بندہ نے عشق اور شریعت کے اس کتابچے میں قرآن و احادیث کے ساتھ ساتھ عقلی دلیلوں سے ثابت کیا ہے۔ کہ شریعت عشق مصطفیٰ ﷺ ہے اور عشق مصطفیٰ ﷺ ہی شریعت ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عشاق حضرات کے لئے تحفہ خوشبوئے رسول ﷺ ہے۔

فقط مخلص

کرنل (ر) محمد انور مدنی

(بندۂ رسول ﷺ)

Marfat.com

# ایمان بالرسول (ﷺ)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ الصلوۃ والسلام علیک یا خاتم النبین
اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

**ذات رسول ﷺ:-** اللہ تعالیٰ نے اپنی پہچان کروانے کے لئے اپنے محبوب ﷺ کے نور کی تخلیق موجودات سے نو لاکھ سال پہلے کی۔ پھر یہ نور بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز رہا اور اپنے محب کی توحید کی تسبیح کرتا رہا۔ اس کے بعد تمام مخلوق بنائی اور اس لحاظ سے ہمارے آقا ﷺ اصل الموجودات ہیں۔ یعنی کہ تمام کائنات کا مرکز، محور، مقصود و مطلوب ہیں۔ صاف الفاظ میں یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کے در پر جانا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے آقا ﷺ کی ذات اقدس پر ایمان لانے کا عہد ان کی اس دنیا میں تشریف آوری سے پہلے لیا کہ اپنے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کی تصدیق کی جائے۔

**گروہ انسانیت:-** قرآن کے مطابق انسانوں کے عقیدے کے لحاظ سے تین گروہ ہیں۔

ا۔ **مومن:-** جو رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا دل سے ایمان لائے۔

ب۔ **کافر:-** جنہوں نے آپ ﷺ کی رسالت کا کھلم کھلا انکار کیا۔

ت۔ **منافقین:-** یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آقا ﷺ کی ذات اقدس، کمالات، صفات

Marfat.com

جملات' معجزات اور دیگر اوصاف حمیدہ پر دل سے ایمان نہ لائے۔ بلکہ بڑھ چڑھ کر نکتہ چینی کرتے رہے۔ نہ کہ منہ سے صرف کلمہ طیبہ اس لئے پڑھا کہ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا اور کلمہ پڑھنے کی وجہ سے مسلمان کہلائیں)

**منافقت کی جڑ:-** دراصل یہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ان کی اس بدعقیدگی کی وجہ صرف، اور صرف رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھنا ہے۔ جہاں بھی آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ' ذات اقدس یعنی کہ نورانیت' کملات و معجزات کا ذکر ہو وہیں یہ لوگ اپنے دل کی بیماریوں کی وجہ سے رہ نہیں سکتے اور نکتہ چینی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو کفار سے بھی بدتر درجہ دیا ہے یعنی کہ جہنم کا سب سے بڑا درجہ یہ صرف، اور صرف آقا ﷺ کی شان میں گستاخی اور توہین و تنقیص کی وجہ سے انہیں ملا۔ منافقین مدینہ کا ذکر تو سورۃ توبہ میں بڑی تفصیل کے ساتھ آیا ہے۔ لیکن صاحب کل علم غیب نے آج سے چودہ سو سال پہلے ان کے متعلق ان کے فتنوں کے متعلق سب کچھ بتا دیا ہے۔۔۔۔۔

## مومن کون

**ایمان کیسے ملے گا:-** صرف ایک اور صرف ایک ہی طریقہ ہے ایمان حاصل کرنے کا اور وہ ہے ایمان بالرسول (ﷺ)۔ جب تک اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس' صفات' کملات' معجزات' جملات غرضیکہ آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ سب پر ایمان نہ لائیں گے اس وقت تک بندہ مومن نہیں ہوتا جب آپ ﷺ کی ذات اقدس پر ایمان لا کر بندہ مومن ہو گیا تو پھر اللہ پر ایمان یوم قیامہ پر ایمان' ملائکہ اور کتابوں پر بھی ایمان ہو گیا وہ ساری چیزیں جو عوام میں ایمان مفصل اور ایمان مجمل کے طور پر مشہور ہیں۔۔۔۔۔ اگر اللہ پر ایمان ہو اور دیگر ملائکہ' کتابیں اور یوم قیامہ پر ایمان ہو مگر رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہ لایا تو پھر مومن نہ ہو گا۔ بلکہ اگر آپ ﷺ کی رسالت کا تو صرف زبان سے اقرار کرے مگر دل سے ذات اقدس' کملات و صفات و معجزات پر نکتہ چینی کرتا ہو تو وہ پھر بھی مومن نہ ہو گا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو

Marfat.com

منافق کا نام دیا ہے۔ چنانچہ نتیجہ یہ نکلا کہ ایمان حاصل کرنے کا راستہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے در سے ملتا ہے۔

فرمان نبوی ﷺ مومن کون ہے :- آقا ﷺ رحمتہ للعالمین رؤف الرحیم کا فرمان ہے۔ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔ تم میں کوئی مومن نہیں ہو سکتا تاآنکہ میں اس کے ماں باپ اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہو جاؤں۔ یہ ہے ایمان کا پیمانہ۔ یہ اس عظیم ترین ہستی نے بتایا جو اپنی خواہش سے بولتا ہی نہیں وما ینطق عن الھوی۔ ان ھو الا وحی یوحی اس کا منہ اللہ کا منہ ہے۔ اس کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہے۔ اس کی آنکھیں اللہ کی آنکھیں ہیں۔ یہاں سے پتہ چلا کہ ایمان کا پیمانہ "حب رسول ﷺ" ہے۔ یہ وہ عظیم ترین ہستی کی محبت کی بات ہے جس کے بغیر اللہ بھی نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا۔ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (۱۲/۱۸ یوسف) اے حبیب آپ فرما دیجئے یہ محمد مصطفیٰ کا رستہ ہے۔ میں تمہیں اللہ کی طرف لے جاتا ہوں۔ میں اور جس نے میری (محمد ﷺ) کا اتباع کیا وہ اہل بصیرت ہیں۔ بصیرت نہ ہو گی تو پھر کچھ سمجھ نہیں آئے گا۔ لاکھوں جامعہ کے سرٹیفکیٹ لئے پھرتا ہو۔ خود ساختہ القابات جتنے مرضی لگاتا ہوں۔ بصیرت کے بغیر عقل بھی ماری جائے گی۔ چنانچہ صرف ایک ہی راستہ ہے باقی تمام راستے گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ وہ راستہ ہے جس پر صدیق اکبرؓ چلے۔ عمر فاروقؓ چلے' عثمان غنیؓ چلے' شیر خدا چلے' حسن و حسینؓ چلے۔ داتا گنج بخشؒ چلے' حضرت جنید بغدادیؒ چلے' غوث اعظمؒ چلے' حضرت معین الدین چشتیؒ' بابا خواجہ بختیار کاکیؒ' بابا فرید شکر گنجؒ' محبوب الٰہی نظام الدین اولیاءؒ چلے۔ غرضیکہ اس رستے سے جو ہٹا اسے شیطان نے شکار کر لیا۔ ایک نقطہ کے گرد تین سو ساٹھ زاویے ہوتے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک سیدھا رستہ ہے باقی تین سو انسٹھ راستے گمراہی کے ہیں۔

Marfat.com

# کلمہ گوئی

کلمہ طیبہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اسے کلمہ اس لئے کہتے ہیں کہ اسلام لانے کے لئے اس کا کلام کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اقرار کرنے سے پہلے تمام جھوٹے الہ کی نفی کرنی پڑتی ہے۔ پھر اس کے بعد تمام انسانیت کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ زبان کے ساتھ تصدیق بالقلب ہوئے بغیر بات نہیں بنتی کلمہ تو پڑھ لیا۔ بہت آسان ہے۔ یہ کلمہ کے الفاظ بھی اسی عظیم ترین ہستی کے لب مبارک سے نکلے ہیں جن سے محبت ایمان کا نام ہے۔ ورنہ کوئی مجھے بتائے کہ کلمہ طیبہ مکمل کونسی سورۃ میں لکھا ہوا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بعض حالات میں کلمہ پڑھا ہوا بھی اکارت گیا۔ کیسے۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

**اللہ تعالیٰ کے پیمانے:-** ایمان کا جو پیمانہ آقا ﷺ نے بتایا وہ تو نہایت ہی آسان ہے اور وہ ہے محبت مصطفیٰ ﷺ۔ اس عظیم ترین ہستی سے محبت جس کے لئے یہ کائنات بنی ہے اور وہ ہے بھی محبت کے لائق' اس کا اسوہ حسنہ اتنا پیارا ہے کہ اس سے خود بخود محبت ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے محبت کرنا آسان ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے پیمانے بنائے ہوئے ہیں اور وہ ظاہر ہے بہت سخت بھی ہیں۔ فرمان الٰہی ہے۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۝ (۴/۶۵ نساء) تو اے محبوب تیرے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

یہ وہ پیمانہ ہے جس کے بتانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنی قسم کھائی اور پھر شرط ایمان کی یہ لگا دی کہ تمہاری حاکمیت قبول کر لیں۔ چنانچہ حاکمیت مصطفیٰ ﷺ کا اقرار ایمان ہے جو حاکمیت مصطفیٰ ﷺ سے انکار کرے وہ مومن نہیں۔ (حاکمیت مصطفیٰ ﷺ کے متعلق جو کتاب اس فقیر نے لکھی ہے اس کو پڑھیں۔ قرآن و احادیث کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ کائنات احکم الحاکمین نے تخلیق کر کے ہمارے

Marfat.com

آقا ﷺ کو اس کائنات کا حاکم بنا دیا)

(۲) دوسرا پیمانہ یہ ہے قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ وَاِخۡوَانُكُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ وَعَشِيۡرَتُكُمۡ وَاَمۡوَالُ ۨاقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَتِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَجِهَادٍ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ۝ (سورہ توبہ ۹/۲۴) تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان' یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہیں ہوں تو راستہ دیکھو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ یہ ہے پیمانہ محبت رسول ﷺ جو کہ ایمان کا پیمانہ ہے۔ ذرا غور کریں اللہ تعالیٰ نے انسان کے تمام رشتے گنوا دیئے۔ یہ رشتے بندے کی بہت بڑی بڑی مجبوریاں ہیں۔ والدین کی محبت اور پھر اس سے بڑھ کر بیٹوں کی محبت بہت بڑی مجبوری ہے۔ بیٹے کی جدائی میں ایک نبی کی آنکھیں سفید ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے ایک اور جلیل القدر نبی نے اپنے پیارے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے لٹا دیا۔ پھر آگے بھائیوں کی مجبوریاں جو کہ محبت ہوتی ہے۔ پھر بیویوں کی محبت اور کنبے کی بڑائی وغیرہ۔ یہ سب بندے کی دنیاوی مجبوریاں ہیں جو اسے ساری زندگی درپیش رہتی ہیں۔ اب اس کے بعد مال و دولت بھی بتا دی جس کے لئے انسان قبر تک پہنچ جاتا ہے لیکن مال جمع کرنے کی ہوس ختم نہیں ہوتی اور جب کوئی کاروبار کرے تو اسے اس میں خسارے کا خدشہ لگا رہتا ہے۔ اور پھر زندگی میں رہنے کے لئے خوبصورت کوٹھی بنواتا ہے۔ تو یہ سارے اسباب دنیا گنوا کر اللہ تعالیٰ نے پھر ایک سوال کیا وہ یہ کہ کیا یہ سب تمہیں اللہ اور اس کے محبوب ﷺ اور اس کے راستے میں جدوجہد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں۔ (مومن کہے گا نہیں مجھے سب سے زیادہ پیارا محمد مصطفیٰ ﷺ ہے اور یہ تمام چیزیں میں ان پر قربان کرتا ہوں) اگر پیارے ہیں تو میرے عذاب کا انتظار کرو۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو فاسق قرار دیا۔ جو ان چیزوں کو زیادہ پیارا سمجھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فیصلہ سنا دیا کہ میں انہیں ہدایت نہیں دیتا۔۔۔۔۔۔

Marfat.com

# اگر اللہ چاہتا

قرآن میں ہے۔ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا (۹۹/ ۱۰ یونس) اگر تمہارا رب چاہتا زمین میں جتنے ہیں سب کے سب ایمان لے آتے لیکن ایمان میں زبردستی نہیں ہو سکتی کیونکہ ایمان ہوتا ہے تصدیق و اقرار سے اور جبر و کراہ سے تصدیق قلبی حاصل نہیں ہوتی۔ کئی لوگ ہٹ دھرم ہیں جیسے کفار مکہ تھے۔ ان کو ہدایت حق کا پتہ تھا کہ یہ ہے تو حق مگر انہوں نے کہا اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا کہ قریب تھا کہ یہ (ہدایت حق) ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دیتی اگر ہم اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر جمے نہ رہتے چنانچہ معلوم ہوا کہ ایمان قبول کرنا یا اسے گنوا دینا انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے لئے تو کوئی بھی بات مشکل نہیں میں چاہتا تو "کن" کہہ دیتا تو سب مومن ہو جاتے مگر میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کون اچھے عمل کرتا ہے۔

مومن حق کون ہیں :- قرآن کہتا ہے۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ○ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ○ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ○ (۲-۴/۸ الانفال) ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے۔ ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں۔ وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں۔ یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔

اس آیہ سے معلوم ہوا کہ بندہ جب تمام دنیاوی رشتوں اور مال و دولت سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہے ان کی حاکمیت تسلیم کر کے مومن بن جاتا ہے۔ پھر اس کا یہ حال ہوتا ہے کہ جب اللہ کا ذکر ہو تو ان کے دل خوف خدا سے ڈر جاتے ہیں اور قرآن حکیم کی آیات (جو درحقیقت قصیدہ محبوب ہیں) پڑھنے سے ایمان اور ترقی پا جاتا ہے۔ اور بڑے بڑے درجات اللہ کے ہاں ہیں تو یہ ہے صلہ اللہ تعالیٰ کے حبیب سے محبت کرنے اور ان کی حاکمیت تسلیم کرنے کا۔

Marfat.com

# مومنوں کا شیوہ

قرآن کہتا ہے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ۝ (۴۹/۱۵ الحجرات) ترجمہ۔ بیشک ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ پھر شک نہ کیا اور جہاد کیا اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں۔ وہی سچے ہیں۔

اس آیہ کریمہ میں ایمان بالرسول کا ذکر ہے یعنی کہ اللہ کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر بھی ایمان لایا جائے۔ یعنی کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس (نورانیت پر ایمان) کمالات' صفات' جمالات اور معجزات پر بھی ایمان لایا جائے۔ اگر ان میں سے کسی ایک بات پر بھی ایمان نہیں تو پھر وہ مومن نہیں بلکہ منافق ہے۔ ہو سکتا ہے اپنے باطن کی خباثت کی وجہ سے کفر تک پہنچ جائے۔ کچھ لوگ اللہ پر تو ایمان لاتے ہیں۔ ملائکہ' یوم آخرت اور کتابوں پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی زبان سے تو اقرار کرتے ہیں مگر آپ ﷺ کے اوصاف مثلاً علم مبارک میں نکتہ چینی کرتے ہیں۔ تو یہ پھر اقرار رسالت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے دائرہ ایمان سے نکل جاتے ہیں۔ اس آیہ میں مومنوں کا شیوہ بیان کیا گیا کہ (ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا) پھر انہوں نے شک نہ کیا۔ تو مومن تمام اوصاف حمیدہ پر ایمان لے آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمارے آقا ﷺ نور ہیں اور صاحب معراج ہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا دیدار جسم کی آنکھوں سے کیا ہے۔ ہمکلامی بھی کی ہے (بغیر واسطہ کے) اور وہ صاحب کل علم غیب ہیں۔ یہ ہے مومن کی شان' اللہ تعالیٰ نے انعام دیا۔ کما هُمُ الصّٰدِقُوْنَ (ہی سچے ہیں)

**مومن کا قول:**۔ قرآن کہتا ہے۔ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَخْشَ اللّٰهَ وَیَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۝ (۲۴/۵۲ النور)

ترجمہ۔ مومن کا قول تو یہی ہے جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول

Marfat.com

ان میں فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

اس آیہ کریمہ میں ایک تو مومنوں کی بات کا ذکر ہے کہ جب اللہ اور رسول بلائیں (درحقیقت رسول کا بلانا اللہ کا بلانا ہے) کہ کسی جھگڑے میں رسول فیصلہ کریں تو مومن فوراً کہیں گے ہم نے سنا اور حکم مانا۔ اس کے برعکس جو رسول کے بلانے پر ان کے ہاں نہ جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ رسول اللہ کی حاکمیت کو تسلیم نہیں کرتا۔ چنانچہ قرآن نے ایسے لوگوں کو منافق کا نام دیا ہے۔ ان کا بالاخر ٹھکانہ دوزخ ہے۔ مومنوں کو پھر کامیابی کی خوش خبری دے دی گئی ہے۔ بات پھر گھوم پھر کر محمد ﷺ رحمتہ للعالمین رؤف الرحیم کی محبت اور حاکمیت پہ ختم ہو جاتی ہے جو مومن کی بنیاد ہے۔

**اسلام اور ایمان میں فرق** :- اسلام اطاعت و فرماں برداری کا نام ہے کوئی کافر کلمہ طیبہ پڑھ لے تو اس نے اللہ تعالیٰ کو توحید اور رسول کی رسالت اپنی زبان سے کر لی۔ لیکن لغت ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے۔ ایمان کا محل قلب ہے۔ چنانچہ لغوی مفہوم کے اعتبار سے اسلام و ایمان الگ الگ مفہوم رکھتے ہیں اور قرآن و حدیث مین اسی لغوی مفہوم کی بنا پر ایمان و اسلام کے اختلاف کا ذکر بھی ہے۔ جیسا کہ قرآن کہتا ہے۔ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (۴۹/۱۴ الحجرات) گنوار بولے ہم ایمان لائے۔ تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔ منافقین مدینہ عبداللہ بن ابی ابن سلول اور اس کے ساتھی زبان سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے تھے مگر چونکہ انہوں نے دل سے رسول اللہ کی رسالت کی تصدیق نہ کی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے انھیں منافق کہا اور پھر اسی وجہ سے جہنم ان کی منزل بن گیا۔ ان کے کلمہ گوئی' روزے' نماز' حج وغیرہ سب ضائع ہو گئے کیونکہ انہوں نے رسول اللہ سے محبت کرنے کی بجائے ان کے ساتھ عداوت رکھی۔ اور مخالفت کی۔

**ایمان چھپانا** :- ایمان دل کی تصدیق کا نام ہے شریعت کی رو سے اس کا اعلان ضروری

Marfat.com

ہے مگر بعض حالات ایسے ہیں کہ کسی وجہ سے مثلاً جان جانے کے ڈر سے یا ایمان کو ظاہر کر دینے سے دیگر حالات پر برے اثرات کا مرتب ہوتا کیونکہ کفر بظاہر زیادہ طاقت میں ہو تو ایمان چھپانے کا قرآن میں ثبوت ہے۔ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ (سورہ المومن ۴۰/۲۶)

ترجمہ۔ اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کیا ایک مرد کو اس پر مار ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے۔ میرا رب اللہ ہے اور بیشک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے۔ یہ مرد فرعون کے قریبی رشتہ داروں سے تھا یعنی اس کا چچا زاد تھا۔ بعض نے اس کا نام خربیل بن نوحائیل بتایا ہے اور بعض نے حزقیل۔ صاحب کلی علم غیب نے فرمایا۔ امم میں ایمان میں سبقت کرنے والوں میں تین ایسے ہیں کہ انہوں نے آنکھ جھپکنے کی مقدار بھی کفر نہیں کیا۔ (۱) حزقیل مومن ال فرعون' (۲) حبیب نجار صاحب یٰس' (۳) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور فرمایا حضرت علی ان سب سے افضل ہیں۔ (روح البیان)۔ چنانچہ نتیجہ یہ نکلا کہ ایمان کا تعلق دل کی تصدیق سے ہے اور بعض مخصوص حالات میں اگر مجبوری ہو تو ایمان چھپایا جا سکتا ہے۔

**مومن کا کلمہ کفر کہنا:۔** اس سے پہلے ایمان چھپانے کی بات ہوئی۔ اب ایک اور صورت حال ہو سکتی ہے کہ انسان ایک ایسی حالت میں پھنس جائے کہ کفار کلمہ کفر کہنے پر مجبور کریں اور اگر یہ کلمہ کفر نہ کہا جائے تو جان جانے کا خطرہ ہو۔ لیکن ایک بہت کڑی شرط ہے وہ یہ کہ دل اطمینان پر جما ہوا ہو کہ ایمان پکا ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا..... (النحل ۱۶/۱۰۶)

جو ایمان لا کر اللہ کا منکر ہو۔ سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے۔ شان نزول' یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی کفار نے ان کے والدین اور انہیں پکڑ کر سخت سزائیں دیں کہ اسلام سے پھر جائیں والدین تو شہید کر دیے گئے۔ عمار ضعیف نے

Marfat.com

مجبور ہو کر بادل نخواستہ کلمہ کفر کا تلفظ کر دیا۔ آقا ﷺ کو خبر ہوئی کہ عمار کافر ہو گئے فرمایا ہرگز نہیں عمار سر سے پاؤں تک ایمان سے پر ہیں۔ عمار سے پوچھا اس وقت تیرے دل کا کیا حال تھا۔ عرض کیا دل ایمان پر خوب جما ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے شفقت و رحمت فرمائی۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جس شخص کو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا نہ ہو وہ کلمہ کفر زبان پر لانے سے کافر ہو جائے گا۔

**دیکھ کر ایمان لانا قبول نہیں:-** ایمان تصدیق قلب کا نام ہے اور یہ بے دیکھے لانا ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لانا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی اگر ضد کرے تو وہ ایمان نہیں لا سکتا۔ اسی طرح کی مختلف اعتراضات کفار نے کئے اور ایمان نہ لائے۔ قرآن میں ذکر ہے یومنون بالغیب یعنی کہ مومن وہ ہیں جو بے دیکھے ایمان لاتے ہیں۔ اور عقلی دلیل بھی یہی ہے۔ دیکھ کر ایمان لانا تو کوئی بڑی بات نہیں۔ واقعہ معراج کی صبح جب ابو جہل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ تمہارا دوست کہتا ہے کہ وہ رات کے ایک حصے میں یہاں سے مسجد اقصیٰ پھر وہاں سے ساتوں آسمان اور پھر حجابات پار کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمکلامی اور دیدار کر آیا ہے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے ایسا کہا ہے تو پھر یہ سچ ہے اور اسی وجہ سے ہی انہیں اللہ کی طرف سے "صدیق" کا خطاب ملا۔ یہ ایک مثال ایمان بالغیب کی ہے۔ صدیق اکبرؓ نے یہ نہیں کہا کہ ابھی میں ان کے پاس جاؤں گا بات کروں گا اور پھر اس کے بعد تیری بات کا جواب دوں گا۔

قیامت کے دن کفار جب دوزخ کو دیکھیں گے پھر ایمان لائیں گے۔ مگر یہ ایمان قبول نہ ہو گا۔ فرمان الٰہی ہے۔ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ (السجدۃ ۳۲/۵۸) تم فرماؤ فیصلہ کے دن کافروں کا ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور نہ انہیں مہلت ملے۔

اسی طرح اسی بنا پر فرعون نے جب دریا پار کرتے ہوئے دیکھا کہ موسیٰ اور بنی اسرائیل تو نکل گئے ہیں اور دریا کی تیز موجیں ملنے لگی ہیں اور وہ (فرعون) اب غرق ہو جائے گا تو اس نے پکارا۔ اے موسیٰ میں تیرے اور ہارون کے رب پر ایمان لایا۔ مگر

Marfat.com

اللہ نے کہا "اب" یہ ایمان لانا منظور نہیں۔

**ایمان کا تعلق یقین سے ہے :-** ایمان کا تعلق یقین سے ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے آغاز میں ہی فرمایا ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْہِ (وہ بلند مرتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں۔ شک کا متضاد یقین ہے۔ کفار اسی شک کی وجہ سے ہی مارے گئے۔ وہ سمجھتے رہے کہ یہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ آپ ﷺ کو شاعر (نعوذ باللہ) کہتے رہے——— منافقین مدینہ عبداللہ بن ابی ابن سلول اینڈ کمپنی بھی اسی بے یقینی کی حالت میں مارے گئے۔ کلمے پڑھے ہوئے نمازیں روزے اکارت گئے اور جہنم منزل بنا لیا۔ آج کل کے بدعقیدگی کے دور میں گمراہ گر پیشوا (آئمۃ الکفر) بھی اسی بے یقینی کی وجہ سے تباہ ہو گئے اپنا ایمان گنوا بیٹھے۔ یہ لوگ ناموں کے ساتھ شیخ القرآن لکھتے ہیں مگر قرآن کی آیات پر یقین نہیں کرتے اپنی رائے دیتے ہیں۔ وہابیت' نجدیت' دیو بندیت' مودودیت' اسراریت وغیرہ سب بے یقینی کی بیماری میں مبتلا ہیں۔

Marfat.com

# عقل اور شریعت

**عقل کی تخلیق:۔** جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا تو اسے فرمایا پیچھے ہٹ جا پیچھے ہٹ گیا پھر فرمایا آگے ہو جا تو وہ آگے ہو گیا۔ پھر فرمایا میں نے اپنے نزدیک تیرے سے بڑھ کر کوئی مخلوق پیدا نہیں فرمائی۔ تیری وجہ سے میری عبادت ہو گی۔ تیری وجہ سے کسی کو دوں گا اور تیری وجہ سے کسی کو پکڑوں گا۔ (روح البیان سورہ طور۔ حدیث پاک)۔

عقل نور کا وہ حصہ ہے جو کہ قلم' لوح' عرش' حاملین عرش' کرسی' فرشتے' آسمان' زمین' جنت دوزخ' مومنوں کی آنکھوں کا نور' دلوں کا نور' انس و محبت کا نور' سورج' چاند' ستارے کی تخلیق کے بعد نور کے چوتھے حصے سے عقل علم حلم اور عصمت و توفیق پیدا فرمائی۔

**عقل۔ قرآن میں ذکر:۔** قرآن حکیم میں عقل کا لفظ ۴۹ دفعہ آیا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔

ا۔ لقوم یعقلون۔ ۲/۲۴' ۳/۴' ۶۷۔۱۳/۱۳' ۲۹/۳۵' ۲۸۔۳۰/۲۴' ۳۵/۵

ب۔ لا یعقلون۔ ۱۷۱۔۲/۱۷۰' ۱۰۳۔۵/۵۸' ۸/۲۲' ۱۰۰۔۱۰/۴۲' ۲۹/۴۳' ۳۹/۴۳' ۴۹/۴' ۱۳/۵۹

ت۔ یعقلون۔ ۲۲/۴۶' ۳۵/۴۴' ۳۶/۶۸

ث۔ لعلکم تعقلون۔ ۷۳۔۲/۲۵۲' ۶/۱۵۱' ۱۲/۲' ۲۴/۶۱' ۴۰/۶۷' ۴۳/۳' ۵۷/۱۷

ج۔ ان کنتم تعقلون۔ ۳/۱۱۸' ۲۶/۲۸

ح۔ ماعقلوہ۔ ۲/۷۵

خ۔ افلا تعقلون۔ ۴۴۔۲/۷۶' ۳/۶۵' ۶/۳۲' ۷/۱۶۹' ۱۰/۱۶' ۱۱/۵۱' ۱۲/۱۰۹' ۲۱/۱۰' ۲۱/۶۷' ۲۳/۸۰' ۲۸/۶۰' ۳۷/۱۳۸

د۔ افلم تکونو تعقلون۔ ۳۶/۶۲

ذ۔ لو نعقل۔ ۶۷/۱۰

ر۔ یعقلہا۔ ۲۹/۴۳

Marfat.com

**عقل کا دائرہ :-** انسان کو شریعت کا پابند بنانے کے لئے اس کے گرد عقل کا دائرہ کھینچ دیا۔ عقل دے کر اختیار بھی دے دیا چاہے اچھا راستہ اپناؤ چاہے دوسرا راستہ۔ اور اسی وجہ سے قیامت کے دن حساب کتاب ہونا ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا فینبئکم بما کنتم تعلمون پس ہم تمہیں بتا دیں گے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ چنانچہ معلوم ہو کہ عمل کے پیچھے عقل کارفرما ہے بس یہی سمجھنے والی بات ہے۔

**عقل اور کفار مکہ :-** کفار مکہ جاہلیت اور گمراہی کے اندھیروں میں گرے پڑے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی راہبری کے لئے رحمت للعالمین روف الرحیم ﷺ کو بھیجا تاکہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔ کفار مکہ نے اس دعوت حق کو ٹھکرایا اور پھر اس کے ٹھکرانے کا اقرار بھی کیا۔ کہتے تھے اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا (۲۵/۴۲) قریب تھا کہ ہم اس (دعوت حق) کی وجہ سے اپنے معبودوں (باطل) سے بھٹک جاتے اگر ہم اپنی ہٹ دھرمی پر جمے نہ رہتے۔ بتوں کی پوجا کو اپنا وطیرہ بنایا۔ اپنے ہی ہاتھوں سے بنائے ہوئے پتھر کے بت لکڑی کے بت اور آٹے کے بت بنا کر ان کی پوجا کرتے بلکہ جب بھوک لگتی تو ان آٹے کے بتوں کو پانی ڈال کر گوندھ لیتے اور روٹی پکا کر کھا لیتے۔ بہت ہی کم عقل تھے۔ پیغام حق میں بتایا گیا تھا کہ اللہ صرف ایک ہی ہے اس کی ہی بندگی کرو۔ اس پر ابو جہل نے کہا اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ (۳۸/۵) (اتنے معبودوں کو اس نے ایک معبود بنا دیا۔ یہ تو عجیب بات ہے)۔

**عقل اور کفار مکہ :-** ان میں عقل کے مطابق کام نہ کرنے کی ضد تھی اور یہی وجہ تھی کہ وہ بدعقیدہ تھے۔ اگر عقل سے کام لیتے۔ آقا ﷺ کی دعوت حق سنتے تو پھر وہ اس بدعقیدگی اور اندھیروں سے نکل کر روشنی کی نہ آجاتے۔

**فرمان مصطفیٰ ﷺ :-** دعوت حق کے اعلان سے پہلے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہیں میں سے (مِنْ اَنْفُسِكُمْ) ایک رسول تمہاری طرف آیا ہے۔ (اور پھر وہ کسی مدرسے کا پڑھا ہوا نہ ہو تاکہ ان کو کوئی اعتراض نہ مل جائے کہ جی یہ تو فلاں جگہ سے آئے ہیں۔ فلاں مدرسے سے پڑھ کر جو آئے ہیں وہ ہمیں منظور نہیں وغیرہ وغیرہ) یہ

Marfat.com

حکمت تھی کہ جب آپ ﷺ نے ان میں چالیس سال گزارے۔ تو ان کفار نے "صادق" اور "امین" کے خطابات دیئے۔ لیکن وہ دعوت حق کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کی بجائے ضد سے ٹھکرا دیتے تھے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (۱۰/۱۶ یونس)

ترجمہ۔ تو میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

چنانچہ بات کا لب لباب ایک بات یا نکتے پر ختم ہوا اور وہ ہے "عقل"۔

**قیامت کے دن:-** جب پوری انسانیت حشر کے روز اکٹھے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

اے آدم کی اولاد میں نے نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے اس کی پیروی نہ کرنا۔ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ (۳۶/۶۲ یس) کیا تم کو عقل نہ تھی ——— اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو شیطان کی گمراہی کے پھندے میں پھنس گئے کو یاد دلائے گا کہ اگر "عقل" سے کام لیتے تو پھر شیطان کے جال میں نہ پھنستے۔

**دوزخیوں کی ندامت:-** دوزخی جب پھینکے جائیں گے۔ تو داروغہ جہنم ان سے پوچھے گا کہ کیا تمہیں کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا۔ بولیں گے آیا تھا مگر ہم نے اس کا مذاق اڑایا۔ پھر جب دوزخ میں پھینکے جائیں گے تو ان کے منہ سے ندامت کے مارے نکلے گا۔ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (۶۷/۱۰ الملک) اگر ہم سنتے یا "عقل" کی ہوتی تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔ یہاں پھر "عقل" یاد آئی جس کا انہوں نے قرار کیا۔

**اللہ تعالیٰ کا جواب:-** کفار مکہ آپ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ چھوڑتے جسمانی اور ذہنی ایذائیں پہنچانا ان کا وطیرہ تھا۔ کبھی شاعر کہتے کبھی کاہن کہتے اور کبھی مجنوں۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے دیا (سورہ طور ۵۲/۳۲) اے محبوب تم نصیحت فرماؤ کہ تم اپنے رب کے فضل سے کاہن ہو نہ مجنوں یا کہتے ہیں یہ شاعر ہے۔ ہمیں ان پر حوادث زمانہ کا انتظار ہے تم فرماؤ انتظار کیے جاؤ۔ میں بھی تمہارے انتظار میں ہوں۔ کیا ان کی عقلیں انہیں یہی بتاتی ہیں۔ (أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا)

Marfat.com

یہاں بھی بات "عقل" کی ہوئی۔

وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ:- اور نہیں سمجھتے مگر علم والے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ علم والے ہونا کا "پیمانہ عقل" ہے۔ عقل کے بغیر کچھ سمجھ نہیں آئے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل عطا کی۔ اور دو راستے بتا کر کہا کہ عقل کو استعمال کرو گے تو یقیناً اچھا راستہ کی راہنمائی کرے گی۔ اور عقل کو پیچھے پھینک دو گے تو پھر بھٹک جاؤ گے بڑے بڑے صرف اس وجہ سے بھٹک گئے کہ وہ عقل کی راہ اپنانے کی بجائے اپنی ضد پر ڈٹے رہتے چنانچہ نتیجہ یہ نکلا کہ شریعت عقل کے دائرے کے اندر ہے۔

Marfat.com

# حقیقت اور معرفت

ا۔ حقیقت کیا ہے :- حقیقت تو یہ ہے کہ آقا ﷺ کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ آپ ﷺ کا فرمان یَا اَبَابَکر لَمْ یَعْلَمْنِی حَقِیْقَۃً غَیْرَ رَبِّی۔ فَاعْرَفْ ذَالِکَ ترجمہ۔ میری حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تو اچھی طرح جان لے۔ امت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مرتبہ اور مقام کیا ہے۔ لیکن یہاں بات ہے محبوب ﷺ کی حقیقت کی۔ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) وہ ہستی ہیں جن کے متعلق آقا ﷺ کا فرمان ہے کہ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذاً خَلِیْلاً غَیْرَ رَبِّیْ لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ وَلٰکِنْ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ۔ ترجمہ۔ اگر میں رب کے علاوہ کسی اور کو دوست بناتا تو وہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہوتا مگر وہ میرا دینی بھائی اور ساتھی ہے۔ (بخاری) محب اور محبوب (رضی اللہ عنہ) کی دوستی اور پھر اس کی حقیقت کوئی ان کے سوا نہیں جانتا۔ دینی بھائی سب کچھ اللہ کی راہ میں لٹا کر ٹاٹ کا لباس پہن کر کیکر کے درخت کے کانٹے اتار کر بٹن کی جگہ لگا کر حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے لئے صرف اللہ اور رسول (ﷺ) کافی ہیں تو دوست کی دوستی کی حقیقت کیا ہو گی۔

ب۔ معرفت کا سمندر :- معرفت کے سمندر کا اس طرف کا کنارہ یقین کی منزل ہے یہاں علم، عقل، عشق پہنچاتے ہیں ان سب کو ملائیں تو اسے شریعت کہتے ہیں۔ معرفت کے سمندر میں جب عاشق غوطہ زن ہوتا ہے تو اسرار و رموز کے موتی چنتا ہے۔ اسے معرفت کہتے ہیں۔ معرفت کا دوسرا کنارہ حقیقت ہے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آتا۔

ت۔ شان محبوبیت :- ہمارے آقا ﷺ نے فرمایا اللہ کا حبیب (ﷺ) ہوں اور اس پر مجھے فخر نہیں بات علم مبارک کی ہو رہی ہے۔ محبوب ﷺ کے فرمان مبارک کو جاننے کے بعد پھر عقل کی کسوٹی پر دیکھیں گے کہ علم مبارک کی کوئی حد ہے۔ یقیناً کوئی حد نہیں۔ فرمان مصطفیٰ ﷺ آگے آئیں گے۔

ا۔ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ (بیشک میں جو دیکھتا ہوں تم نہیں

Marfat.com

دیکھتے اور میں جو سنتا ہوں تم نہیں سنتے) یہ ارشاد مبارک سننے والے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) ہیں جن کی نظر ہزاروں میل تک دیکھتی تھی اور ادھر کی آواز سنتی بھی تھی۔

ث۔ دیکھنے کی حد (Range):- عام انسان کی دیکھنے کی حد کافی ہے۔ افق المبین (جہاں زمین و آسمان ملتے نظر آتے ہیں) تک تو دیکھ ہی سکتا ہے۔ سورج' چاند' ستاروں کو لاکھوں میل دور دیکھ سکتا ہے مگر ایک حد پر آکر آگے کچھ نظر نہیں آتا۔ اگر بیچ میں رکاوٹ ہو تو پھر دیکھنے کی حد کم ہو جاتی ہے۔ آقا ﷺ نے فرمایا کانما انظر الی کفی ھذا۔ قیامت تک ہونے والے واقعات میں ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو۔ قربان جاؤں اس ہتھیلی پر۔ ہمارے محبوب (ﷺ) کا ہاتھ تو اللہ کا ہاتھ ہے۔ جنگ خندق ہو رہی ہے اور سعد بن معاذ تیر کھا کر شہید ہو گئے ہیں۔ آقا ﷺ نے فرمایا کہ رحمٰن کا عرش ہل گیا ہے۔ اِھتَزَّ العَرشُ الرَّحمٰنِ آسمانوں کے دروازے کھل گئے ہیں اور ستر ہزار ملائکہ زمین پر آئے ہیں جو پہلے کبھی نہ آئے تھے رحمٰن کا عرش کیوں ہل گیا۔ بلکہ جھوم گیا۔ آقا ﷺ نے فرمایا کہ وہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آسمانوں اور ملائکہ کو بتانے کے لئے۔ گویا کہ عرش رحمٰن بھی ہتھیلی پہ۔ عرش کو جھومتا دیکھا۔ آسمانوں کے دروازوں کو کھلتے دیکھا۔ فرشتوں کی تعداد کا علم۔ اور یہ بھی علم کہ وہ پہلے کبھی زمین پر نہ آئے تھے یعنی ایک ایک فرشتے کی حرکات و سکنات کا علم۔ عرش کے ہلنے کی وجہ کا علم۔ کوئی حد ہے آپ ﷺ کی نظر مبارک کی۔ یہ دوسرے جہانوں کی باتیں ہیں (ملائکہ مقرب اور نبی مرسل کی حد سدرۃ المنتہیٰ ہے)

ج۔ عالم برزخ کا مشاہدہ:- صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) ساتھ ہیں' قبرستان سے گزر ہوتا ہے' عالم برزخ میں' دو سروں کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے فرمایا ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹے سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا ماں کا نافرمان تھا۔ اس عالم خلق میں خود ہیں اور دیکھتے عالم برزخ میں ہیں۔ اور عذاب کی وجہ کا بھی علم ہے۔ جنگ احد کے شہید حضرت عبداللہ بن حنظلہ (رضی اللہ عنہ) (جنابت کی حالت میں نکلے تھے) کو دیکھا کہ ملائکہ انہیں غسل دے رہے ہیں۔ (اسی لئے غسیل الملائکہ کہلائے) عامر بن فہیرہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام) شہید ہوئے۔ جسم نہ ملا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کو ملائکہ اٹھا کر

Marfat.com

لے گئے۔

ح۔ سننے کی حد (Range) :- عام انسانوں کے سننے کی حد دیکھیں جنتی جنت کے اعلیٰ ترین درجے علیین میں ہو گا اور دوزخی دوزخ کے نیچے سجین میں ہو گا۔ کروڑوں اربوں میل کا فاصلہ ہو گا۔ کوئی فون وغیرہ نہیں۔ آپس میں گفتگو کریں گے۔ دوزخی دور سے پانی اور رزق مانگے گا۔ جنتی سنیں گے تب ہی تو جواب دیں گے کہ یہ دونوں چیزیں کفار پر حرام ہیں۔ جنتی دوزخیوں سے پوچھیں گے تم دوزخ میں کیوں آئے۔ دوزخی بولیں گے ہم مسکین کو کھانا نہ کھلاتے اور نماز نہ پڑھتے تھے اور یہ تو عام انسانوں کی حد ہے آقا ﷺ کے سننے کی حد کا تو کسی انسان کو پتہ ہی نہیں۔

خ۔ آقا ﷺ کی سننے کی حد :- ایک مختصر سی مثال ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اقلام تقدیر کی آوازیں سنتا تھا۔ حالانکہ میں ماں کے پیٹ میں تھا۔ زمین پر بیٹھے ہوئے عرش کے چلنے کی آواز سنتا۔ آسمانوں کے دروازے کھلنے کی آواز سنتا۔ فرشتوں کے اترنے کی آواز سنتا۔ صرف اور صرف حاکم کائنات کی ہی شان ہے۔

() لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلاً وَّلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا

(اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو ہنستے کم اور روتے بہت زیادہ) یہ ارشاد مبارک کے سننے والے بھی ابوبکر (رضی اللہ عنہ) و عمر (رضی اللہ عنہ)' عثمان (رضی اللہ عنہ) و علی (رضی اللہ عنہ) جیسے بلند مرتبہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) ہیں۔

شب معراج :- جو محب اور محبوب (ﷺ) میں گفتگو ہوئی۔ جو علم عطا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے امت کی شکایات کیں ان علوم کا جاننا صرف اور صرف ہمارے آقا ﷺ کی ہی شان ہے۔

محب کی محبوب سے شکایتیں (شب معراج) :- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا وہ سربمہر باتیں کیا تھیں؟ فرمایا: میرے امتیوں کی شکایات تھی۔ فرمایا: پہلا: اے محمد ﷺ! میں خود بندوں کے رزق کا ضامن ہوں اور آپ کی امت میری ضمانت پر اعتماد نہیں کرتی اور نارسیدہ غم کو اپنے دل پر مسلط کرلیتی ہے' جو غم ابھی آیا ہی نہیں اس کا غم کھانا انسان کے غم آنے سے پہلے ہی

Marfat.com

غمزدہ کر دیتا ہے۔

اہل بہتر کہ بافردا گزارم کار فردا را

دوسری :- یہ کہ میں نے بہشت کو آپ اور آپ کے دوستوں کے لئے پیدا کیا ہے' لیکن آپ کے امتی بہشت سے رغبت نہیں کرتے یعنی اعمال خیر میں کوتاہی کرتے ہیں۔

تیسری :- یہ کہ دوزخ کو میں نے آپ کے دشمنوں کے لئے پیدا کیا ہے لیکن آپ کے امتی اس میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض میری نافرمانی کی جرات کر بیٹھے ہیں۔

چوتھی :- بات یہ کہ میرے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں اور میرے بندوں کے ساتھ صلح یعنی تنہائی میں گناہ کرتے ہیں اور مجھ سے شرم نہیں کرتے اور لوگوں کے سامنے ارتکاب گناہ سے پرہیز کرتے اور ان کی ملامت سے خوف کھاتے ہیں۔

پانچویں :- یہ کہ میرا ان سے کل یعنی آئندہ کے اعمال کا مطالبہ نہیں ہوتا مگر وہ مجھ سے ہفتہ' مہینہ اور سال کی روزی طلب کرتے ہیں۔

چھٹی :- بات یہ ہے کہ میں ان کی روزی ان کے سوا کسی اور کو نہیں دیتا لیکن وہ میری عبادت کو دوسروں کے سپرد کرتے ہیں یعنی ان کی عبادت میں ریاکاری ہوتی ہے۔ دوسروں کو اس میں شریک کر لیتے ہیں' عزت و ذلت میرے اختیار میں ہے' وہ غیروں سے اپنی امیدیں وابستہ کر لیتے ہیں اور غیروں سے ڈرتے ہیں۔ فرشتے ہر وقت ان کے برے اعمال میرے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ میں فرشتوں کے سامنے ان کی شکایت نہیں کرتا اور میں اگر کچھ تکلیف مصیبت ان کو پہنچاؤں تو وہ لوگوں کے سامنے میری شکایت کرتے ہیں اور کفران نعمت اور ناشکری کرتے ہیں۔

D۳ اِنِّی لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلَ النَّارِ :- ترجمہ۔ بیشک میں ضرور اس کو بھی جانتا ہوں جو سب سے آخر دوزخ سے نکلے گا۔ دوزخ میں ایک ایسا شخص ہو گا جو پروردگار سے عرض کرے گا کہ مجھے دوزخ کے دروازے تک کر دے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا اس کے بعد

Marfat.com

کوئی بات نہ کہتا۔ وہ شخص کہے گا چہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا اسے دوزخ کے دروازے کے قریب کر دیں گے۔ پھر وہ شخص دوبارہ اللہ تعالیٰ سے کہے گا کہ یا اللہ مجھے دوزخ کے دروازے میں کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آدمؑ کی اولاد تو کتنا وعدہ خلاف ہے۔ یہ شخص کہے گا یا اللہ اس کے بعد اور کچھ نہ کہوں گا۔ پھر فرشتے بحکم الٰہی دروازے کے بیچ کر دیں گے۔ اس کے بعد وہ شخص کہے گا یا اللہ مجھے دوزخ کے دروازے کے باہر کر دے۔ اللہ تعالیٰ پھر کہے گا اے آدمؑ کی اولاد تو بڑا وعدہ خلاف ہے۔ بار بار وعدہ خلافی کرتا ہے۔ یہ شخص کہے گا کہ یا اللہ پاک اب اس کے بعد اور بات نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ پھر فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کو دوزخ کے دروازے کے باہر کر دے۔ وہ کر دیں گے۔ اس شخص کے متعلق آقا ﷺ نے فرمایا میں اس کو بھی جانتا ہوں کہ وہ کس گناہ کی وجہ سے دوزخ میں گیا۔

۴۔ فرمان مصطفیٰ:۔ لِیْ وَقْتٌ مَعَ اللّٰہِ لَا یُطْلَعُ عَلَیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ (ترجمہ) میرا ایک وقت اللہ کے ساتھ ہے جس پر کوئی مقرب فرشتہ نہ نبی رسول مطلع ہے۔

مقرب فرشتے اور نبی رسول کی حد سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ اس کے آگے نہ زماں ہے نہ مکاں ہے۔ ہمارے آقا ﷺ ایک وقت اللہ کے ساتھ ہوتے ہیں (حالانکہ اللہ کہتا ہے میں صابروں کے ساتھ ہوں۔) بدر کے لئے جاتے ہوئے فرشتوں کو کہا انی معکم عالم ارواح میں انبیاء سے عہد لینے کے بعد محبوب (ﷺ) کی رسالت کے لئے کہا کہ سب گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ (انا معکم) گواہوں سے ہوں اللہ ہر ایک کے ساتھ مگر محبوب (ﷺ) اللہ کے ساتھ۔ یہ ہے شان محبوب (ﷺ) (محب کے ہاں نہ زماں نہ مکاں) پھر باقی کونسا علم رہ گیا جو ہمارے آقا ﷺ کو (نعوذ باللہ) پتہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا تو پتہ بتا دیا کیا کوئی اور اللہ ہے۔ جس کا ہمیں پتہ نہیں بتایا گیا۔ نہیں کوئی اور اللہ نہیں ہے۔

۵۔ اَتَانِیَ اللَّیْلَۃَ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ تا آخر حدیث:۔ ایک رات میرا رب میرے پاس آیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میں بھی اپنے رب کے ساتھ احسن

Marfat.com

صورت میں تھا۔ فرمایا اے محمد (ﷺ) میں نے عرض کیا مولا میں حاضر ہوں۔ فرمایا مقرب فرشتے کس میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے کہا مجھے خبر نہیں (تو بہتر جانتا ہے) یہ تین بار فرمایا۔ آپ (ﷺ) فرماتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ اس نے اپنا دست رحمت میرے کندھوں کے بیچ رکھا حتیٰ کہ میں نے اس سے خوشی اور شادمانی کا اثر اپنے سینے میں محسوس کیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ (ﷺ) کو علم ہے کہ فرشتے کیا کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رب وہ کفارات کے متعلق باتیں کرتے ہیں۔ پوچھا کفارات کیا ہیں۔ میں نے عرض کیا موسم سرما میں اچھی طرح وضو کرنا۔ اور عضو تک اچھی طرح پانی پہنچانا۔ دوم باجماعت نماز ادا کرنا تیسرا ہر نماز ادا کرنے کے بعد اگلی نماز کا انتظار کرنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا۔ اے فرشتو! تمہیں مشکل کشا مل گیا جو بھی مشکل سوال ہے آپ ﷺ سے پوچھو۔ حضرت اسرافیل حاضر ہوئے پوچھا یا محمد ما الکفارات۔ آپ (ﷺ) نے بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا صدقت یا محمد۔ پھر حضرت جبرائیلؑ حاضر ہوئے پوچھا یا محمد ما النجیات۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا پوشیدہ اور اعلانیہ خدا سے ڈرنا۔ فقیری اور تونگری میں میانہ روی اور ناراضگی اور خوشی میں انصاف کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا صدقت یا محمد۔ پھر حضرت میکائیلؑ حاضر ہوئے اور پوچھا یا محمد (ﷺ) ماالدرجات آپ ﷺ نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلانا۔ سلام کرنا' رات کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں نماز پڑھنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا صدقت یا محمد۔ اس کے بعد حضرت عزرائیلؑ حاضر ہوئے پوچھا یا محمد ما المھلکات (بندوں کو ہلاک کرنے والی) آپ (ﷺ) نے فرمایا یعنی وہ بخیل جس کی لوگ اطاعت کریں جو کچھ بخیل انہیں کہتے ہیں اس پر عمل کریں۔ نفسانی خواہش کی پیروی کرنا اور خود کو نیک سمجھنا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا صدقت یا محمد (یہ مقرب فرشتے چار ہزار سال سے بحث کر رہے تھے مگر انہیں جواب نہیں مل رہا تھا۔) آپ (ﷺ) کا انتظار اللہ تعالیٰ نے کروایا۔ کہ محبوب آئے کیونکہ یہ حاکم کائنات کا کام ہے کہ اپنے مطیع مخلوق کے جھگڑے نپٹائے۔

D٦ اِنَّ رَبِّیْ اِسْتَشَارَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مَاذَا اَفْعَلُ بِھِمْ :- ترجمہ۔ بیشک میرے رب نے میری امت کے متعلق مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں۔ میں نے عرض کیا اے پروردگار وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ پھر

Marfat.com

دوبارہ حضور نے فرمایا میں نے وہی کہا پھر فرمایا اے محمد میں تجھے تیری امت کے حق میں اداس نہ کروں گا اور مجھے خوشخبری دی کہ سب سے پہلے آپ کے ستر ہزار امتی جنت میں داخل ہوں گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار (طفیلی) اور ان سے کوئی حساب نہ لیا جائے گا۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۹۳)

خلاصہ :- ہے ناں حاکم کائنات۔ احکم الحاکمین نے حاکم کائنات سے مشورہ کر کے فیصلہ فرمایا۔

D۷ كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءُ اٰبَآءِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ :- اور دوسری کتاب میں اسماء اهل النار۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو یہ کیا کتابیں ہیں۔ صحابہ کرام بولے یا رسول اللہ ﷺ آپ کے بتائے بغیر نہیں جانتے (کتنے پکے مومن تھے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ دائیں ہاتھ والی کتاب میں تمام جنتیوں کے نام ان کے باپ دادوں اور قبیلوں کے نام ہیں پھر آخر تک ٹوٹل ہے اور بائیں ہاتھ والی کتاب میں دوزخیوں کے نام۔ ان کے باپ دادوں اور قبیلوں کے نام پھر آخر تک ٹوٹل ہیں۔

خلاصہ :- ہے نا حاکم کائنات جس کے علم مبارک میں ہے کہ یہ انسان اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے دوزخ اور اچھے اعمال کی وجہ سے جنت میں جائیں گے۔ یہ ہوتی ہے حاکم کی شان۔

D۸ اَللّٰهُ مُعْطِيْ وَاَنَا قَاسِمٌ :- آپ (ﷺ) کا فرمان ہے اللہ عطا کرتا ہے اور میں بانٹتا ہوں۔ اس میں علم بھی شامل ہے۔ اور جیسا کہ آیت مبارکہ کے مطابق آپ (ﷺ) غیب بتانے میں بخیل نہیں ہیں اس لئے ظاہر ہوا کہ آپ ﷺ بہت بڑے سخی ہیں اور علم بھی سب چیزوں کے ساتھ آپ ﷺ کے در سے۔ ملے گا قاسم کے در سے ہی سب کچھ ملتا ہے۔ یہ اللہ کا سسٹم ہے۔ انسان کے دفتر میں یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی بندہ یہ کہے کہ میں اس مخصوص کھڑکی سے نہ لوں گا بلکہ دفتر کے اندر جا کر مطلوبہ چیز لاؤں گا۔ اور پھر وہ ایسا کر لیتا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ انسان کے دفتر میں کرپشن (خرابی' بگاڑ) ہے۔ بنائے ہوئے سسٹم کو توڑا گیا مگر اللہ تعالیٰ کے دفتر میں کرپشن نہیں

Marfat.com

ہے۔ وہاں فطرت کے خلاف بات نہیں ہوتی۔ یہی فرق بندے اور اللہ کے دفتر کے درمیان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے محبوب (قاسم) کے علاوہ اس کی رضا کے بغیر دے دے تو پھر بندے اور اللہ کے سسٹم میں کیا فرق رہ گیا۔ دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ عطا کرتا ہے اتنا ہی گویا کہ پورا پورا آپ ﷺ بانٹتے ہیں۔ عطا اور بانٹ برابر ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہلوایا کہ میں تو سو فیصد عطا کرتا ہوں اور تم کچھ فیصد بانٹو نہیں یہ محبوبیت ہے سب کچھ محبوب ﷺ کے در سے دلواتا ہے جو کہ حاکم کائنات کی شان کے شایاں ہے۔

نتیجہ یہ ہے ناں حاکم کائنات۔ احکم الحاکمین عطا کرے اور حاکم کائنات بانٹے۔

Marfat.com

# شانِ محبوب ﷺ

(۱) اے حبیب (ﷺ) اگر تو نہ ہوتا:- یہاں محب کی باتیں کرتے ہیں پھر محبوب (ﷺ) کی باتیں ہوں گی۔

(۱) محب کہتا ہے لَوْ لَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَ فْلَاکَ لَوْلَاکَ لَمَا اَظْھَرْتُ الرَّبُوْبِیَّۃِ اے محبوب (ﷺ) تو نہ ہوتا تو یہ کائنات نہ ہوتی۔ اے محبوب (ﷺ) تو نہ ہوتا تو میں اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ کرتا۔

(۲) ذکرِ محبوب (ﷺ):- میرے ذکر کے ساتھ تیرا بھی ذکر ہو گا۔ کیونکہ تو میرا نائب اعظم ہے۔

(۳) یَا مُحَمَّدُ کُلُّ اَحَدٍ یَّطْلِبُ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ فِی الدَّارَیْنِ۔ (تفسیر کبیر) اے محمد ہر کوئی میری رضا چاہتا ہے اور میں تیری رضا چاہتا ہوں۔

(ا) بدر کا میدان۔ جنگ ختم' جبرائیل علیہ السلام گھوڑے پر سوار پیچھے باقی ملائکہ زرد عمامے باندھے ہوئے ہاتھوں میں گرد آلود نیزے ہیں کہتا ہے یا رسول اللہ (ﷺ) مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ میں اس وقت تک آپ ﷺ سے جدا نہ ہوں جب تک آپ (ﷺ) راضی نہ ہو جائیں تو کیا آپ (ﷺ) راضی ہیں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا ہاں میں راضی ہوں۔ ہر جگہ محبوب (ﷺ) کی رضا کی خواہش۔ قیامت تک کیا بلکہ اس کے بعد بھی۔

(ب) شفاعت کے مرحلے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے محبوب (ﷺ) کی امت کو بخش کر پوچھے گا لرضیت یا محمد (کیا آپ راضی ہیں یا محمد (ﷺ) اور پھر آقا ﷺ فرمائیں گے رب قد رضیت۔ اے رب میں راضی ہوں۔

(ت) شب معراج۔ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے دیدار مصطفیٰ ﷺ کی اجازت طلب کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اجازت دے دی تو تمام ملائکہ سدرہ پر آبیٹھے اور جمال مصطفیٰ محمد ﷺ کو دیکھنے کے لئے سدرہ کو ڈھانپ لیا۔

تفسیر درمنثور میں ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے راوی انس بن مالک ہیں کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَرَجَ بِیْ مَضٰی جِبْرِیْلُ حَتّٰی

Marfat.com

جَآءَ الْجَنَّةَ فَدَ خَلْتُ فَاُعْطِيْتُ الْكَوْثَرَ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى جَآءَ السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَدَنَا رَبُّکَ فَتَدَلّٰى فَکَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى○ جب سدرۃ المنتہی پہنچے تو تیرا رب نزدیک ہوا۔ (یہاں دنا کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے اگر دنا کا فاعل آپ ﷺ ہوں تو پھر یہاں دنیت ہوتا۔ کیونکہ یہ آپ خود فرما رہے ہیں) اس کے بعد فرمایا تمہیں تیرا رب خوب اتر آیا (یہاں بھی تدلی کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے) اور پھر اتنے قریب کہ دو کمانوں بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا اور محب نے محبوب سے گفتگو کی۔ محبوب نے محب کو اپنے سر مبارک کی آنکھوں سے دیکھا۔ تو یہ ہے قرب الٰہی کی باتیں۔

(ث) یا محمد سے خطاب :- جتنی بھی احادیث صرف "یا محمد" کے خطاب سے شروع ہوتی ہیں ۱۲ ہیں اس کے علاوہ کئی احادیث کے درمیان میں اور بعض کے آخر میں "یا محمد" سے خطاب ہے۔ یہ محبوبیت کی وہ بلند ترین منزلیں ہیں جہاں کسی انسانی ذہن کی رسائی ممکن نہیں۔ قرآن میں یایہا النبی ۱۳ دفعہ اور یایہا الرسول ۲ دفعہ آیا ہے۔ چنانچہ یا محمد۔ یا نبی۔ یا رسول کہنا اللہ کی سنت ہے۔ کتنی بہترین سنت ہے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ ہی کی سنت کی پیروی کر کے ایسے پکارتے ہیں۔ کہاں لکھا ہے ایسے نہ پکارو۔

(ج) فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا (القرآن) :- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرا پتہ پوچھنا ہے تو ایک خبیر ہے' سے پوچھو۔ آپ (ﷺ) نے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا پتہ ہمیں بتایا۔ باقی کیا رہ گیا۔ کوئی اور اللہ تو نہیں ہے جس کے متعلق آپ (ﷺ) نے نہ بتایا ہو۔

Marfat.com

# مشترک صفات

| صفات | محب جل جلالہ (رب العالمین) | محبوب ﷺ (رحمۃ للعالمین) |
|---|---|---|
| ۱۔ معلم | الرحمٰن ○ علم القرآن ○ ۵۵/۱،۲ | یعلمهم الکتب والحکمۃ ۲/۱۲۹ |
| ۲۔ تزکیہ | ولکن اللہ یزکی من یشاء ۲۴/۲۱ | ویزکیهم ۲/۱۲۹ |
| ۳۔ نور | اللہ نور السموت ۲۴/۳۵ | قد جاءکم من اللہ نور ۵/۱۵ |
| ۴۔ راضی ہونا | واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ۹/۶۲ | واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ۹/۶۲ (محبوب راضی تو پھر محب راضی) |
| ۵۔ کریم | یایها الناس ماغرک بربک الکریم ۸۲/۶ | انہ لقول رسول کریم ۶۹/۴۰ |
| ۶۔ رؤف | ان اللہ بالناس لرءوف رحیم ۲ | بالمؤمنین رءوف رحیم ۹/۱۲۸ |
| ۷۔ رحیم | ان اللہ بالناس رءوف رحیم ۲ | بالمؤمنین رءوف رحیم ۹/۱۲۸ |
| ۸۔ ہادی | یهدی من یشاء الی صراط مستقیم ۲/۲۱۳ | وانک لتهدی الی صراط مستقیم ۴۲/۵۲ |
| ۹۔ ولی | اللہ ولی الذین امنوا ۲/۲۵۷ | انما ولیکم اللہ ورسولہ ۵/۵۵ |
| ۱۰۔ عزت | فان العزۃ للہ جمیعا ۴/۱۳۹ | وللہ العزۃ ولرسولہ ۶۳/۸ |
| ۱۱۔ اندھیروں سے نکالنا | یخرجهم من الظلمت الی النور ۲/۲۵۷ | لتخرج الناس من الظلمت الی النور ۱۴/۱ |
| ۱۲۔ انعام کرنا | انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ ۳۳/۳۷ | جس پر اللہ نے انعام کیا تو نے انعام کیا ۳۳/۳۷ |
| ۱۳۔ اطاعت | اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول | من یطع الرسول فقد اطاع اللہ |
| ۱۴۔ حلال کرنا | ما احل اللہ لکم ۵/۸۷ | یحل لهم الطیبت ۷/۱۵۷ |
| ۱۵۔ حرام کرنا | ما حرم اللہ ورسولہ ۹/۲۹ | ویحرم علیهم الخبئث ۷/۱۵۷ |
| ۱۶۔ امر معروف | ان اللہ یامر بالعدل ۱۶/۹۰ | یامرهم بالمعروف ۷/۱۵۷ |
| ۱۷۔ نہی عن المنکر | وینهی عن الفحشاء والمنکر ۱۶/۹۰ | وینههم عن المنکر ۷/۱۵۷ |
| ۱۸۔ واعظ | یعظکم لعلکم تذکرون ۱۶/۹۰ | قل انما اعظکم بواحدۃ ۳۴/۴۶ |
| ۱۹۔ غنی کرنا | وما نقموا الا ان اغنهم اللہ ورسولہ من فضلہ ۹/۷۴ | |
| ۲۰۔ عطا کرنا | | |
| ۲۱۔ فضل کرنا | ولو انهم رضوا ما اتهم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ ۹/۵۹ | |
| ۲۲۔ حکیم | ان اللہ عزیز حکیم ۲/۲۲۰ | یعلمهم الکتب والحکمۃ ۲/۱۲۹ |

Marfat.com

# حاکم کائنات کے بندے

## حاکم کائنات کا رستہ

فرمان الٰہی ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (۵/۳)
اے حبیب (ﷺ) آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔

دین کس کا:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ دین اسلام میرے محبوب جو کہ حاکم کائنات ہے اس کا دین ہے قرآن حکیم میں ارشاد ہوا۔ () قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ (۱۰/۱۰۴ یونس) فرمایئے اے لوگو۔ اگر میرے دین کی طرف سے کسی شبہ میں ہو۔
(۲) قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ (۳۹/۱۴ الزمر) فرمایئے اللہ کی ہی میں عبادت کرتا ہوں خالص کرتے ہوئے اس کے لئے اپنے دین کو۔
(۳) لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ (۱۰۹/۶) تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین)

بندے کس کے:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (۳۹/۵۳ الزمر) تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

(ا) تشریح کی ضرورت:۔ قرآن میں مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے سولہ جگہوں پر ارشاد فرمایا۔ میرے بندے اور اس آیہ میں ارشاد فرمایا۔ اے حبیب آپ کہیں اے میرے وہ بندو۔ اب عربی گرائمر کا قاعدہ یہ ہے کہ "قل" کے بعد جو بات کہی جائے وہ کہنے والے سے منسوب اور منسلک ہوتی ہے۔ دوسری آیت کی مثال یہ ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ فرمایئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اتباع کرو۔ چنانچہ فاتبعونی کا مطلب ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کرو اسی طرح کی مزید مثالیں بھی دی جا سکتی ہیں۔ سورۃ نور ۲۴/۳۲ میں (من عبادکم) نکاح کرنے کے ضمن میں آیت ہے۔

Marfat.com

**(۲) بندۂ رسول**:- جو کہ رسول اللہ ﷺ کا اتباع کرتے ہیں وہ رسول کے بندے ہیں اور جو اتباع نہیں کرتے وہ رسول کے بندے نہیں۔ قرآن میں سورۃ مجادلہ میں دو جگہ پر لفظ حزب الشیطان ۵۸/۱۹ آیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ شیطان کے گروہ اور شیطان کے گروہ میں منافقین ہیں جیسا کہ اس آیہ کے حوالے سے ہے۔ چنانچہ بندے تو اللہ کے ہیں مگر پھر اپنے اعمال کی وجہ سے یہ رسول کے ہو گئے یا شیطان کے۔ اس لئے یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرماں بردار بندوں کو رسول ﷺ کے بندے قرار دیا۔

**رستہ کس کا**:- اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ (۱۲/۱۰۹ یوسف) فرمایئے یہ میرا رستہ ہے اور میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ ایک نقطہ کے گرد تین سو ساٹھ زاویے نکلتے ہیں جس میں صرف ایک سیدھا رستہ ہے باقی سب غلط ہیں۔ صرف ایک سیدھا رستہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہے جس پر ابوبکرؓ چلے، عمرؓ چلے، غنیؓ چلے، حیدرؓ چلے، حسن حسینؓ چلے، حضرات امامین چلے، داتا گنج بخشؒ چلے، غوث اعظمؒ چلے۔

**اللہ تک کون لے جاتا ہے**:- اللہ تک صرف اور صرف محمد مصطفیٰ ﷺ لے جاتے ہیں آپ کے بغیر اللہ نہیں ملے گا۔ باقی سب گمراہی کے راستے ہیں۔

Marfat.com

# پیمانۂ محبت

**پیمانہ محبت :-** قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (۹/۲۴)

ترجمہ۔ تم فرماؤ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہار کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان۔ کیا یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

**ایمان کی حد کیا ہے :-** فرمان نبوی ہے لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ تم میں کوئی مومن نہیں ہو سکتا تاآنکہ میں اس کے والدین' اولاد اور سب لوگوں سے پیارا ہو جاؤں۔ جب تک میں تم کو تمہاری ہر چیز والدین اولاد اور ہر پیاری چیز سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں اس وقت تک تمہارا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ اسی بنا پر میں منافقین مدینہ اپنا ایمان گنوا بیٹھے کیونکہ انہوں نے محبت کرنے کی بجائے آپ کی ذات' صفات' کمالات' جمالات' معجزات میں نکتہ چینی شروع کر دی تھی اور یہاں تو چونکہ معاملہ محبوب کا ہے جو کہ حاکم کائنات بھی ہے اس لئے محبت' ادب اور ایمان کی تکوین کے اندر ہونا لازمی ہے۔ جو نہ ہو گا وہ باغی تصور کیا جائے گا اور باغی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

**پیمانہ محبت کے لوزان :-** اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ کی آیت ۲۴ میں انسان کی تمام مجبوریاں گنوا دیں مثلاً

(۱) تمام رشتے جو انسان کو پیارے ہوتے ہیں ماں باپ بیٹے بھائی بیوی اور قبیلے۔

Marfat.com

(۲) تمام مادی ضرورتیں جو زندگی میں ضروری ہوتی ہیں۔ مال و دولت' تجارت اور خوبصورت مکانات جنہیں بڑی محنت سے بناتا ہے۔ نئے نئے ڈیزائن کے ساتھ۔

(۳) ان تمام کو مشروط کر دیا محبوب کی محبت کے ساتھ۔ یعنی کہ حاکم کائنات زیادہ محبوب ہونا چاہئے ان تمام دنیاوی چیزوں سے۔

(۴) آگے اپنا فیصلہ بھی سنا دیا کہ آیا یہ میرے محبوب سے زیادہ تمہیں محبوب ہیں تو پھر

(۵) پھر میرے عذاب کا انتظار کرو۔

(۶) آخری بات یہ کر دی کہ میں فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا گویا کہ جو میرے محبوب سے زیادہ ان رشتوں اور چیزوں سے محبت کرے گا وہ ایمان کی دولت سے محروم ہو جائے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔

# یا نبی۔ یا رسول

D۱ یایھا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر ۵/۴۱

D۲ یایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ۵/۶۷

D۳ یایھا النبی حسبک الله ومن اتبعک من المومنین ۸/۶۴

D۴ یایھا النبی حرض المومنین علی القتال ۸/۶۵

D۵ یایھا النبی قل لمن فی ایدیکم ۸/۷۰

D۶ یایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین ۹/۷۳، ۶۶/۹

D۷ یایھا النبی اتق الله ۳۳/۱

D۸ یایھا النبی قل لازواجک ۳۳/۲۸

D۹ یایھا النبی انا ارسلنک شاھدا ۳۳/۴۵

D۱۰ یایھا النبی انا احللنا لک ۳۳/۵۰

D۱۱ یایھا النبی قل لازواجک ۳۳/۵۹

D۱۲ یایھا النبی ۶۶/۱

**یا سے خطاب :-** (۱)۔ اوپر والی آیات سے ظاہر ہوا کہ "یا" سے پکارنا اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یارسول اللہ دو دفعہ کہا اور یا نبی تیرہ دفعہ کہا۔

(ب)۔ یا محمد سے بلانے والی احادیث کی تعداد ۱۲ ہے جو کہ تقریباً ڈیڑھ سو کتابوں میں ملتی ہیں۔ جن احادیث کے درمیان یا آخر میں لفظ "یا محمد" آتا ہے ان کی تعداد بے شمار ہے۔

(ت)۔ "یا" کے طریقہ پر پکارنا شرک کیسے ہو سکتا ہے جبکہ یہ سنت الٰہی ہے۔

(ث)۔ حشر کے میدان میں دوزخی اسی "یا" کے لفظ سے جنتی لوگوں کو مدد کے لئے پکاریں گے۔

Marfat.com

# اللہ اور رسول ــــ ساتھ ساتھ ذکر

تیرا نام بھی آئے گا میرے نام کے ساتھ (فرمان الٰہی)

۱۔ **اطاعت** :- اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (۲۲ دفعہ) ۳/۳۲-۱۳۲، ۴/۱۳-۵۹-۶۹-۸۰، ۵/۹۲، ۸/۱-۲۰-۴۶، ۹/۷۱، ۲۴/۵۲-۵۴-۵۶، ۳۳/۳۳-۶۶-۷۱، ۴۷/۳۳، ۴۸/۱۷، ۴۹/۱۴، ۵۸/۱۳، ۶۴/۱۲

۲۔ **ایمان**:- امنوا باللہ ورسولہ (۲۰ دفعہ) ۳/۱۷۰، ۴/۱۳۶-۱۵۲-۱۷۱، ۵/۸۱، ۷/۱۵۸، ۲۴/۴۷-۶۲، ۴۸/۹، ۴۸/۱۳، ۴۹/۱۵، ۵۷/۷-۸-۱۹-۲۱-۲۸، ۵۸/۴، ۶۴/۸، ۶۱/۱۱

۳۔ **کفر**:- کفروا باللہ ورسولہ (۵ دفعہ) ۳/۱۴، ۴/۱۵، ۹/۵۴-۸۰-۸۴

۴۔ **مخالفت** :- یحادو اللہ ورسولہ (۶ دفعہ) ۹/۶۳، ۸/۱۳، ۵۹/۴، ۵۸/۵-۲۰-۲۲

۵۔ **ایذا دینا**:- یوذون اللہ ورسولہ (۲ دفعہ) ۹/۶۱، ۳۳/۵۷

۶۔ **نافرمانی**:- یعص اللہ ورسولہ (۳ دفعہ) ۴/۱۴، ۳۳/۳۶، ۷۲/۲۳

۷۔ **جنگ**:- حارب اللہ ورسولہ (۳ دفعہ) ۲/۲۷۹، ۵/۳۳، ۹/۱۰۷

۸۔ **دغا کرنا**:- لا تخونو اللہ ورسولہ ۸/۲۷

۹۔ **جھوٹ بولنا**:- کذبو اللہ ورسولہ ۹/۹۰

۱۰۔ **حرام کیا**:- حرم اللہ ورسولہ ۹/۲۹

۱۱۔ **استہزا کرنا**:- اباللہ وایتہ ورسولہ کنتم تستہزون ۹/۶۵

۱۲۔ **استغفار**:- فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول ۴/۶۴

۱۳۔ **طرف**:- مہاجرا الی اللہ ورسولہ ۴/۱۰۰

Marfat.com

۱۴۔ محبت :- احب الیکم من اللہ ورسولہ ۹/۲۴

۱۵۔ عطا :- ما اتٰھم اللہ ورسولہ

۱۶۔ فضل :- سیوتینا اللہ من فضلہ ورسولہ ۹/۵۹

۱۷۔ راضی :- واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ۹/۶۲

۱۸۔ غنی :- اغنھم اللہ ورسولہ من فضلہ ۹/۷۴

۱۹۔ دیکھنا :- فسیری اللہ عملکم ورسولہ ۹/۹۴، ۹/۱۰۵

۲۰۔ عزت :- واللہ العزہ ولرسولہ ۶۳/۸

۲۱۔ دوستی :- انما ولیکم اللہ ورسولہ ۵/۵۵۔۵۶

۲۲۔ وعدہ :- وعدنا اللہ ورسولہ ۳۳/۲۲۔۱۲

۲۳۔ سچ :- صدق اللہ ورسولہ ۳۳/۲۲، ۴۸/۲۷

۲۴۔ فرماں بردار :- للہ ورسولہ ۳۳/۳۱

۲۵۔ حکم :- قضی اللہ ورسولہ ۳۳/۳۶

۲۶۔ تقدم :- یدی اللہ ورسولہ ۴۹/۱

۲۷۔ غنیمت :- للہ وللرسول ۸/۱۔۴۱، ۵۹/۷

۲۸۔ مدد :- ینصرون اللہ ورسولہ ۵۹/۸

۲۹۔ رسول اللہ :- رسول من عنداللہ ۲/۱۰۱، ۳/۸۱، ۹۸/۲

۳۰۔ بلایا جانا :- استجابو اللہ والرسول ۳/۱۷۲، ۸/۲۴، ۲۴/۴۸، ۲۴/۵۱

۳۱۔ برات :- براۃ من اللہ ورسولہ ۹/۱

۳۲۔ عہد :- عنداللہ وعند رسولہ ۹/۷

Marfat.com

۳۳۔ اذن :- اذان من اللہ ورسولہ ۹/۳

۳۴۔ خیر خواہ :- نصحوللہ ورسولہ ۹/۹۱

۳۵۔ محرم راز :- من دون اللہ ورسولہ ۹/۱۶

۳۶۔ ڈرنا :- ان یحیف اللہ علیھم ورسولہ ۲۴/۵۰

۳۷۔ رجوع :- فردوہ الی اللہ والرسول ۴/۵۹

۳۸۔ نازل :- انزل اللہ والی الرسول ۴/۶۱ ، ۵/۱۰۴

۳۹۔ بعثت :- بعث اللہ ورسولا ۲۵/۴۱

Marfat.com

# سورۃ بقرہ کی آخری آیات

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ

قال (اللہ نے کہا) = فَمَا قَالُوْا یہودیوں اور نصرانیوں نے کہا کہا۔

قلتُ (میں نے کہا) = قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ قَالُوْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

فقال (اللہ نے کہا) = صَدَقْتَ وَسَلْ نُعْطَهٗ

قلت (میں نے کہا) = رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا

قال (اللہ نے کہا) = قَدْ رَفَعْتُ عَنْكَ وَعَنْ اُمَّتِكَ الْخَطَاَ النِّسْیَانُ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَیْهِ

قلت (میں نے کہا) = رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا (یعنی یہود و نصاریٰ کی طرح)

قال (اللہ نے کہا) = لَكَ ذٰلِكَ اُمَّتِكَ (اے محبوب میں نے آپ کی امت کے لئے یہ بات مان لی)

قلت (میں نے کہا) = رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ

قال (اللہ نے کہا) = قَدْ فَعَلْتُ

قلت (میں نے کہا) = وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ

قال (اللہ نے کہا) = فَعَلْتُ (تفسیر کبیر اور تفسیر روح البیان کا مطالعہ کرو)

**محمد مصطفیٰ کے بغیر اللہ نہیں ملے گا:-** اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا۔ اللہ تعالیٰ سے بغیر واسطہ بات چیت کی۔ جبرئیل علیہ السلام کو بھی اگلی صبح پتہ چلا ہو گا۔ محب اور حبیب کے درمیان جو بات چیت ہوئی وہ محب نے صرف محبوب کے الفاظ بنا دیئے۔ پھر حدیث بنا دی۔ پھر نماز بنا دی۔ عقل کیا کہتی ہے۔ اللہ تو صرف محمد مصطفیٰ سے ہی ملتا ہے۔ محمد ﷺ کے بغیر اللہ نہیں ملتا۔

Marfat.com

# پیغمبر ﷺ جو کہے وہی شریعت ہے

کیوں؟ : پیغمبر جو کہے وہی شرع ہے۔ کیوں؟ :- اس لئے کہ آپ ﷺ تو اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ آپ ﷺ تو وہی کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ (وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی)

۱۔ آپ ﷺ نے جو فرمایا وہی قرآن بن گیا۔ وہی حدیث بن گیا۔ (اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍO)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو حکم دیا کہ نبی جو دے دے لے لو۔ جس سے منع کرے باز رہو۔ (وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْاO)

۳۔ قرآن اللہ تعالیٰ اور آقا ﷺ کے درمیان بات چیت ہے۔ سورۃ بقرۃ کی آخری ۲ آیات امن الرسول سے لے کر لکفرین تک۔

۴۔ شب معراج جو گفتگو محب اور حبیب کے درمیان ہوئی۔ اس کا جبرئیل علیہ السلام کو بھی پتہ نہ تھا کیونکہ وہ تیسرے نہ تھے۔ جیسے یہی دو آیات سورۃ بقرہ کی۔

۵۔ قرآن میں کونسی سورۃ میں (ثنا) سبحنک اللھم وبحمدک ..... ہے؟

۶۔ قرآن میں کونسی سورۃ میں التحیات ہے؟

۷۔ قرآن میں کونسی سورۃ میں درود ابراہیمی ہے

۸۔ نماز جو کہ افضل ترین عبادت ہے۔ اس میں ثنا' التحیات اور درود ابراہیمی پڑھا جاتا ہے۔ پھر یہ منافق لوگ کیوں پڑھتے ہیں؟ کیونکہ قرآن میں تو نہیں ہے۔ کیا کوئی منافق اس کا جواب دے سکتا ہے؟

۹۔ شریعت میں نماز ایک واحد عبادت ہے جس کی کوئی معافی نہیں۔ اس لئے اس کی فضیلت ظاہر ہے۔ روز قیامت سب سے پہلے حساب کتاب میں پہلی پوچھ گچھ نماز کے متعلق ہو گی۔ بے نمازی نے دوزخ میں جا کر یہ وجہ بتائی ہے (لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ)

۱۰۔ نماز میں ثنا' التحیات' درود ابراہیمی اس لئے پڑھتے ہیں کہ پیغمبر ﷺ نے جو فرما دیا وہی شریعت ہے۔

Marfat.com

# رسول اللہ (ﷺ) کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ

ہمارے آقا ﷺ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا مظہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لولاک لما اظہرۃ الربوبیہ (اے حبیب اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ فرماتا) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنی صفات' رؤف' رحیم اور رحمت سے متصف فرمایا۔ چنانچہ آپ ﷺ جب بولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ تو اپنی خواہش سے بولتے نہیں (وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی) آپ ﷺ کے لب مبارک اللہ تعالیٰ کے لب ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔

ا۔ جنگ بدر :- فرمان الٰہی۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی (الانفال)

ترجمہ۔ اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی۔ تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی۔ بدر کے روز لڑائی کے دوران آپ ﷺ نے زمین سے ایک مٹھی بھر ریت لی اور کفار مکہ کی طرف پھینکی جس نے ایک شدید آندھی کی صورت اختیار کر لی۔ مورخین لکھتے ہیں کہ یہ آندھی کفار کے خیموں کے لئے بربادی کا باعث ہوئی اور ہر کافر چاہے وہ میدان جنگ کی طرف پیٹھ کر کے ہی کھڑا تھا اس کی آنکھوں میں بھی ریت پڑی..... یہ ہے سزا اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی مخالفت کرنے کی۔

ب۔ بیعت رضوان :- حدیبیہ کے مقام پر جب کفار مکہ نے آقا ﷺ کو عمرہ ادا کرنے سے روک دیا تو ؟ درخت کے نیچے بیعت ہوئی۔ وجہ یہ تھی آپ ﷺ نے حضرت عثمان ؓ کو قریش کے پاس بھیجا کہ انہیں بتا دیں کہ ہمارا ارادہ جنگ کا نہیں ہے۔ صرف عمرہ ادا کرنا ہے۔ قریش نے کہا کہ اس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان کو طواف کعبہ کی پیش کش کی انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں حضور ﷺ کے بغیر طواف نہیں کروں گا۔ ادھر مسلمانوں نے حضور ﷺ سے کہا کہ عثمان ؓ خوش نصیب ہیں انہیں طواف کرنے کا موقع مل گیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا میں جانتا ہوں۔ عثمان ہمارے بغیر طواف نہ کریں گے۔ پھر جب قریش نے حضرت عثمان کو روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمان شہید کر دیئے گئے۔ اس پر مسلمانوں کو

Marfat.com

بہت جوش آیا اور رسول کریم ﷺ نے صحابہ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی۔ حضور نے اپنا بایاں دست مبارک داہنے دست اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت ہے اور فرمایا یا رب عثمان تیرے اور تیرے رسول کے کام میں ہیں۔ (معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ عثمان شہید نہیں ہوئے جبھی تو ان کی بیعت لی)۔ ابھی بیعت ہو رہی تھی کہ جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور یہ آیہ نازل ہوئی ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله یدالله فوق ایدیھم (وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے)۔ گویا کہ آپ ﷺ کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ بن گیا۔

نکتہ :- یہ ساری صورت حال (Situation) اللہ تعالیٰ نے اس لئے پیدا کی کہ بیعت ہو اور اپنے محبوب ﷺ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ کہے۔ معترض اپنی خباثت کی وجہ سے اس واقعے کو آپ ﷺ کے خلاف علم کی نفی کے لئے پیش کرتا ہے۔ اگر برائے بحث یہ بات دیکھیں تو کیا (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کو بھی علم نہ تھا کیونکہ وہ بھی اپنا ہاتھ بیعت کے لئے رکھ رہا ہے۔ سمجھ نہیں آئے گی تمہیں بصیرت کے بغیر اور بصیرت تو صرف در مصطفیٰ ﷺ سے ملتی ہے۔

Marfat.com

# پھر کیوں پڑھتے ہو؟ جواب دو

سوال یہ ہے کہ ثنا' التحیات' درود ابراہیمی تو قرآن کی کسی سورۃ میں نہیں تو پھر کس اتھارٹی یا کس بنا پر پڑھتے ہو۔ اس کا جواب کیا ہے؟

**کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے لب مبارک سے یہ الفاظ نکلے :-** قرآن میں نہیں تو کیا ہوا۔ جب اس کائنات کے حاکم' رحمتہ للعالمین رؤف الرحیم کے لب مبارک سے یہ کلمات نکلے تو نماز بن گئے۔ قرآن بن گئے۔ حدیث بن گئے۔ آپ ﷺ کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہے آپ ﷺ کی آنکھیں اللہ کی آنکھیں ہیں۔ آپ ﷺ کے کان اللہ کے کان ہیں۔ آپ ﷺ کے پاؤں اللہ کے پاؤں ہیں اور آپ ﷺ کے لب مبارک اللہ کے لب مبارک ہیں۔ اس لئے جو الفاظ نکلے وہ شریعت ہے۔ وہ نماز ہے۔ وہ حدیث ہے۔ وہ قرآن ہے۔

**اور رسول کی بات چیت قرآن ہے :-** قرآن حکیم کی آیات پر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ اللہ اپنے محبوب ﷺ سے محو گفتگو ہے۔ کبھی کہتا ہے دیکھ (انظر) کبھی کہتا ہے (قل) یہ کہہ دو کبھی کہتا ہے (الم تر) کیا تو نے یہ دیکھا۔ کبھی کہتا ہے (وربک) تیرے رب کی قسم کبھی کہتا ہے۔ تو میری قسم کھا لے (قل بلی وربی)۔ پھر محبوب کبھی کہتا ہے یا رب۔ غرضیکہ اس کو سمجھنے کے لئے بصیرت چاہئے جو صرف اور صرف در مصطفیٰ ﷺ سے ملتی ہے۔

**جبریل کہاں تھا؟ :-** شب معراج جبریل علیہ السلام نے تو یہ کہا تھا کہ اگر میں اس مقام سے آگے ایک پور بھی جاؤں تو نور سے جل جاؤں گا۔ اور پھر محب کے لئے اگلا راستہ نامعلوم نہ تھا کیونکہ آپ ہی منزل آپ ہی مسافر۔ یہیں کہیں کا باشندہ تھا۔ آقا ﷺ فرماتے ہیں۔ (فِیْ خَبَرِ الْمِعْرَاجِ قَرَّبَنِیَ اللّٰهُ وَاَدْنَانِی اِلٰی سُنْدُسِ الْعَرْشِ ثُمَّ اَلْهَمَنِیَ اللّٰهُ اَنْ قُلْتُ)۔ معراج کی رات میرے اللہ نے مجھے اپنے قریب کیا یہاں تک کہ میں عرش کے پائے تک پہنچا تو میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے القا ہوا کہ میں کہوں۔

Marfat.com

# منافقت کیا ہے

**تعارف :-** اس کا مادہ نُفَقَۃٌ ہے نَافِقَاءُ بھی ہے۔ گوہ کا بھٹ جس کے دو منہ ہوتے ہیں ایک دہانے سے گوہ داخل ہوتی ہے اور شکاری اس سوراخ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو دوسرے سوراخ سے باہر نکل جاتی ہے۔ منافقت اور نفاق اصطلاح قرآنی میں اسی دو رخی کا نام ہے بظاہر آدمی زبان سے مومن ہونے کا اقرار کرتا ہے اور دکھلوٹ کی نمازیں بھی پڑھتا ہے لیکن دل میں کافر رہتا ہے۔ ایسے آدمی کو 'عرفِ شریعت' میں منافق کہا جاتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ عقیدہ مومنانہ ہو اور عمل کافرانہ تو ایسے آدمی کو فاسق کہا جاتا ہے۔ نفقتہ کے لغوی معنی خرچ ہو جانے یا ختم ہو جانے کے ہیں اسی لئے منافق کا ایمان ختم ہو جاتا ہے اور منافق کہلاتا ہے قرآن حکیم میں منافق کا لفظ ۳۸ دفعہ مختلف آیات میں آیا ہے۔ ایک سورۃ مکمل المنفقون ہے اس کے علاوہ سورۃ توبہ میں ان کا بڑی تفصیل سے ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فیصلے صادر کر دیئے ہیں انگریزی میں منافقت کو Hypocrisy اور منافق کو Hypocrite یا Deceiver کہتے ہیں یہ ایک بیماری ہے جس کا ذکر آگے تفصیل سے آئے گا۔ اسی قسم کے اور دوسرے لوگ بھی ہیں جن کی منزل جہنم ہے۔ ان کے متعلق تھوڑا سا تعارف ضروری ہے۔ گمراہ یعنی "الضالین" کا لفظ قرآن میں ۱۹۱ دفعہ آیا ہے اور اس کا مادہ ضل ہے جو دس گیارہ معانی میں استعمال ہوا ہے۔ پھر قرآن میں کافروں کا ذکر لفظ کفر کے ساتھ ہوا یہ ۵۳۵ دفعہ آیا۔ پھر فاسقوں کا ذکر (مادہ فسق) ۵۴ دفعہ آیا اور پھر ظالموں کا ذکر (مادہ ظلم) ۲۸۹ دفعہ ہوا۔ جیسا کہ قرآن نے کہا اِنَّ الْمُنٰفِقُوْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (۹/۶۷) وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۲/۲۵۴) وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ (۲/۲۶) وَمَا يَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ (۲/۹۹) تو معلوم ہوا کہ منافق' فاسق' کافر اور ظالم ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں۔

**منافق کافر سے بھی بدتر :-** (۱) کافر تو کھلے طور پر انکار کر دیتا ہے کسی شک و شبہ میں نہ خود رہتا ہے اور نہ دوسروں کو رکھتا ہے۔ کفار مکہ چونکہ منکر تھے آقا ﷺ کی

Marfat.com

رسالت کے۔ اسی لئے صاف طور پر کہتے تھے "لست مرسلا" چلو بات تو صاف ہو گئی بلکہ مقابلہ کے لئے کئی معرکوں میں حملہ آور ہوئے۔ مختصر یہ کہ ان میں دو رخی نہ تھی ایک ہی رخ تھا انکار کا۔ چنانچہ وہ کافر ہو کر مرے اور اللہ تعالیٰ نے کہا کہ وہ دوزخ کے ساتھ طبقوں میں سے نیچے سے دوسرا طبقہ ہے اس میں وہ ڈالے جائیں گے۔

(۲) منافق چونکہ دو رخی اختیار کرتا ہے اور دھوکہ دیتا ہے۔ اس لئے ناقابل بھروسہ ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں جن منافقین کا ذکر ہے وہ مدینہ منورہ میں عبداللہ بن ابی ابن سلول اور اس کے ہزاروں ساتھیوں کا ہے۔ جو بظاہر زبان سے کلمہ پڑھ کر اسلام لے آئے تھے مگر دل سے تصدیق نہ کرتے تھے۔ ان کے دلوں میں کفر ہی کفر تھا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا بس ان کی ایک مجبوری تھی۔ انہوں نے کفار کے ساتھ روابط رکھے اور مسلمانوں میں بھی چونکہ بیٹھتے تھے۔ نمازیں پڑھتے تھے اور اس وجہ سے مسلمانوں کے منصوبوں سے آگاہ رہتے تھے۔ پھر دشمنان اسلام کو ان تمام باتوں سے آگاہ کرتے رہتے تھے۔ جنگوں کے مواقع پر انہوں نے مسلمانوں کو دھوکے دیئے جنگ احد میں راستہ ہی سے عبداللہ بن ابی ابن سلول اپنے تین صد آدمی واپس لے گیا۔ اندازہ کریں باقی ماندہ فوج کے حوصلہ پر کیا اثر پڑا ہو گا۔ اسے دھوکہ کہتے ہیں۔

**منافق کی منزل :-** اللہ تعالیٰ نے اسی دو رخی کی بنا پر جو کہ منافق اپنا کر اہل اسلام کو نقصان پہنچاتا ہے منافق کے لئے جہنم میں سب سے بدترین طبقہ (ساتواں) رکھا ہے یہ کفار و مشرکین کے چھٹے طبقے سے بھی بدتر ہے۔ یہ اس کردار کی سزا ہے جو منافق ادا کرتا ہے۔ اور عقلی دلیل بھی یہی ہے کہ منافق کو کڑی ترین سزا دی جائے کیونکہ وہ اتحاد کو ٹھیس پہنچا کر عظیم ترین نقصان پہنچاتا ہے۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (۴/۱۴۵)

**منافقین کے ذکر کی ضرورت کیوں ضروری ہے :-** منافقین کے ذکر کی ضرورت ہے بلکہ اچھی تفصیل کے ساتھ منافقین کا پردہ چاک کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں اور تھے جنہوں نے کلمہ طیبہ پڑھا مگر ایمان نہ لائے (دل سے) اور آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس' کمالات' جمالات' جلالات' صفات و معجزات میں نکتہ چینی کرکے

Marfat.com

انہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا اور اپنی منزل کو جہنم بنا لیا۔ منافقین مدینہ کا ذکر تو قرآن پاک میں بہت تفصیل کے ساتھ ہے موجودہ بے دینی اور بدعقیدگی کے دور میں لوگوں کے گروہ لباس خضر میں موجود ہیں اور سادہ لوح لوگوں کے ایمان پر ڈاکے ڈال رہے ہیں۔ ان کی دشمنی رسول بہت عیاں ہے۔ یہ لوگ اللہ کے گستاخ' قرآن کے باغی اور رسول اللہ ﷺ کی مخالفت میں حدوں کو پار کر گئے ہیں ان کی تقاریر اور تحریروں کو پڑھ کر ایسے لگتا ہے کہ یہ بھنگی تو بھنگ پی پی کر یہ کتابیں لکھتے رہے ہیں کیونکہ ایسی تحریروں کو پڑھ کر یہ تاثر ملتا ہے کہ یہ فاتر العقل قسم کے لوگ ہیں۔

**منافق کی پہچان :-** اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اس کی پہچان دو طرح سے بتائی ہے۔

فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ (۳۰/۴۷ محمد)

ا۔ منافقین چہروں سے پہچانے جاتے ہیں کیونکہ ان کے چہروں پر لعنت پڑی نظر آتی ہے۔

ب۔ منافقین کا بات کرنے کا انداز نہایت گستاخانہ بلکہ کافرانہ ہوتا ہے۔

ان کی نشانیاں یہ ہیں۔

(۱) رسول اللہ ﷺ کا ٹھٹھا اڑاتا ہے یعنی کہ ذات اقدس' کمالات' جمالات' صفات و معجزات میں خوب نکتہ چینی کرتا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا بھی بے ادب ہوتا ہے۔

(۳) جہاد سے بھاگتا ہے۔

(۴) دو رخی اپنائے ہوتا ہے اوپر سے لباس خضر میں ہو گا اور اندر سے ایمان کا ڈاکو ہو گا۔

(۵) نماز اس پر بھاری ہوتی ہے۔

(۶) جھوٹ عموماً بولتا ہے۔ لیکن یہ سمجھتا ہے کہ جھوٹ نہیں بول رہا۔

(۷) وعدہ خلافی کرتا ہے۔

**اللہ تعالیٰ نے منافق کو خبیث کہا :-** قرآن حکیم میں فرمان الٰہی ہے۔

Marfat.com

لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهُ فِيْ جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (۸/۳۷ الانفال)

ترجمہ۔ اس لئے کہ اللہ گندے کو ستھرے سے جدا کر دے اور خبیثوں کو تلے اوپر رکھ کر سب ایک ڈھیر بنا کر جہنم میں ڈال دے۔ وہی نقصان پانے والے ہیں۔

() مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ (۳/۱۷۹ ال عمران)

ترجمہ۔ اللہ مسلمانوں کو اس حال پہ چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے۔

اللہ تعالیٰ نے منافق کو "رجس" پلید کہا:- اللہ تعالیٰ نے منافقین کا سورہ توبہ میں بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ان کے خلاف اپنے فیصلے صادر فرما دیے ہیں۔ فرمایا وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ (۹/۱۲۵)

اور جن کے دلوں میں بیماری ہے (نفاق کی) انہیں اور پلیدی پر پلیدی بڑھائی اس کے ساتھ ساتھ مشرکین کو "نجس" کہا۔ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (مشرک نرے ناپاک ہیں) "رجس" اور "نجس" یہ ناپاکی پلیدی اور گندگی کے نام ہیں۔ چونکہ کافر اور منافق کی منزل جہنم ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو نجس اور رجس جیسے القابات سے نوازا۔

منافق برائی کا حکم دیتا ہے:- فرمان الٰہی ہے۔ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (۹/۶۷ توبہ)

ترجمہ۔ منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں اور اپنی مٹھی بند رکھیں۔ وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے۔ اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔

اس آیہ میں خاص بات یہ ہے کہ برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے روکتے ہیں۔ آج کل کے بدعقیدگی کے دور میں انہیں پہچاننا مشکل نہیں۔ درود شریف پڑھنے سے روکیں گے۔ عید میلاد النبی منانے سے روکیں گے بلکہ بڑی بڑی خرافات بکتے۔

Marfat.com

ہیں۔ قرآن کی آیات کو جھٹلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو آیات اپنے محبوب ﷺ کی شان میں کہیں۔ ان میں اپنی رائے سے غلط معنی نکالیں گے۔

**اللہ تعالیٰ کا وعدہ :-** وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○ (۹/۶۸ توبہ)

ترجمہ۔ اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں کو۔کافروں کو جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ انہیں بس ہے۔ اور اللہ کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا عذاب ہے۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ منافقین کا انجام بھی کفار کے ساتھ ہی ہے۔

**منافقین پر لعنت :-** اللہ تعالیٰ نے عذاب کے قائم رہنے کے ساتھ ساتھ منافقین پر اپنی لعنت فرمائی ہے۔ چونکہ یہ شیطان کے بندے ہیں (عبدالطاغوت) اور شیطان لعنتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان پر بھی لعنت فرمائی ہے۔ یہ فیصلہ ہے اللہ تعالیٰ کا۔۔۔۔۔

Marfat.com

# منافقین کو دل کا کینسر (Cancer)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کی تو دل کو اس کا مرکز بنایا۔ روح و جسم کے ملاپ کی علامت دل ہے۔ ہر بات کا اختتام دل پر ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں دل کی بیماریوں کا ذکر ہے اور بہت سی ہیں جن کا ذکر آگے آئے گا۔

(۱) دلوں میں شک۔ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ اگر تجھے شک ہوا ہو اس میں جو ہم نے اتارا۔ (۱۰/۹۴)

(۲) دلوں میں مرض۔ أَفِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ (۵۰/۲۴)

(۳) دلوں پر مہر۔ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی۔ (۹۳/۹)

(۴) دلوں کو پلٹ دیا۔ صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ اللہ نے ان کے دل پلٹ دیئے۔ (۱۲۷/۹)

(۵) دل بے نور۔ مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ جسے اللہ نور نہ دے اس کے لئے کہیں نور نہیں۔ (۴۰/۲۴)

(۶) دلوں پر غلاف۔ إِنَّا جَعَلْنَا فِي قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیئے۔ (۱۸/۵۷)

(۷) دل اندھے۔ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ آنکھوں کا اندھا ہونا نہیں لیکن دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ (۲۲/۴۶)

(۸) دل ٹیڑھے۔ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ وہ جن کے دل ٹیڑھے ہیں۔ (۷/۳)

(۹) دل مردہ۔ فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ اس لئے کہ تم مردہ دلوں کو نہیں سناتے۔ (۳۰/۵۲)

(۱۰) دل بہرے۔ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ اور نہ بہروں (دلوں) کو پکار۔ (۳۰/۵۲)

Marfat.com

(۱) دل نا سمجھ۔ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا ان کے دل ہیں جو سمجھتے نہیں۔۔۔۔۔
(۷/۱۷۹)
(۲) دل پتھر۔ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے۔ (۷۴/
۲)

دل کے مریض کیا کرتے ہیں :- اللہ تعالیٰ نے ان گنت بیماریاں بتائیں۔ اب ان بیماریوں کا اثر جو ہوا وہ یہ ہے۔
۱) إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا (۴۰/۴۱) وہ جو ہماری آیتوں میں ٹیڑھے چلتے ہیں ہم سے چھپے نہیں۔
(۲) وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ (۴۷/۲۹) ہماری آیتوں کا انکار نہیں کرتے مگر کافر
(۳) مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا (۴۰/۴) اللہ کی آیات میں نہیں جھگڑا کرتے مگر کافر
(۴) وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ (۵/۳۴) وہ جو ہماری آیتوں کو ہرانے کی کوشش کرتے ہیں

منافقین نے قرآن کو تکے بوٹی کیا :- اللہ تعالیٰ نے منافقین کی دل کی بیماریوں کا ذکر بڑی تفصیل کے ساتھ کیا۔ پھر دل کے کینسر کی وجہ سے ان کی کارکردگی بتائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں۔ ٹیڑھے چلتے ہیں۔ انکار کرتے ہیں اور اللہ کی آیات کو عاجز کرنے (ہرانے) کی کوشش کرتے ہیں گویا کہ ان منافقین نے قرآن کو تکے بوٹے کر دیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔
الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ○ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ○ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ○ (۱۵/۹۱-۹۳)
ترجمہ۔ جنہوں نے قرآن کو تکے بوٹی کیا۔ تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سے پوچھیں گے۔ جو کچھ وہ کرتے تھے آج کل کے بدعقیدگی کے دور میں کلمہ کو منافقین قرآن کی آیات میں آقا ﷺ کی شان کا انکار کرتے ہیں۔ اگر اللہ نے کہا وَمَا هُوَ عَلَى

Marfat.com

الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (۸۱/۲۴) اور یہ نبی (محمد ﷺ) غیب بتانے میں بخیل نہیں تو یہ منافقین اس میں ٹیڑھے چلتے ہیں اور جن آیات کا تعلق نہیں وہ لاکر جھگڑتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کہا بلکہ اپنی قسم کھائی کہ ہم ان (منافقین) کو ضرور پوچھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے قرآن کا یہ حشر کرنے والوں سے پوچھنا اور پھر جو ان کا حشر کرے گا وہ سب کو معلوم ہے اور وہ ہے دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں ان کا ٹھکانہ۔

Marfat.com

# اللہ تعالیٰ کے فیصلے

منافقین مدینہ کا کردار یعنی کہ اسلام دشمنی اور عداوت رسول کھل کر سامنے آگئی۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار گزری کیونکہ اللہ تعالیٰ کو رسول اللہ ﷺ کی شان کے خلاف کوئی بات پسند نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہی منافقین کے ساتھ ہوا۔ ان کا وطیرہ یہ تھا کہ اللہ کی آیات بلکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کا ٹھٹھا کرتے تھے اور جب پوچھا جاتا تو بہانے بناتے کہ انہوں نے ایسی بات نہیں کی۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف اپنے فیصلے دے دیئے۔

(۱) ایمان ختم۔ کلمہ' روزہ' نمازیں ضائع :- اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (۹/۶۵) تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو۔ بہانے مت بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لانے کے بعد ــــــ تو معلوم ہوا رسول اللہ کی شان میں گستاخی کفر ہے۔ کوئی عذر قبول نہیں۔

(۲) دوسرا فیصلہ :- يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ (۹/۷۴)
ترجمہ۔ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کی اور اسلام کے بعد کافر ہو گئے یہ غزوہ تبوک کے دوران منافقین عموماً کفر کے کلمے کہتے رہتے تھے اور پوچھنے پر فوراً اللہ کی قسم اٹھا لیتے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا۔ جتنی بھی گستاخانہ باتیں رسول اللہ کی شان کے خلاف کرتے تھے۔ سب کفر کے کلمے ہوئے۔

(۳) منافق کی نماز جنازہ نہیں ہوتی :- یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ چونکہ منافقین اپنے گستاخانہ باتوں کی وجہ سے کفر کے مرتکب ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے کافروں کی نماز جنازہ نہیں ہوتی۔ یہ حکم ابد تک ہے۔ جب ابی ابن سلول مرنے لگا تو اس نے خواہش ظاہر کی آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں اور ساتھ ہی فرمائش کی کہ آپ

Marfat.com

ﷺ اپنی قمیص عطا کریں۔ مسلمانوں نے آقا ﷺ سے کہا کہ یہ بدبخت ساری زندگی اسلام اور آپ کی مخالفت میں گزارتا رہا اس لئے آپ نہ ہی نماز جنازہ پڑھیں اور نہ ہی قمیص دیں۔ آپ ﷺ تو رحمتہ للعالمین ہیں چنانچہ آپ نے اپنی قمیص دے دی۔ پھر جبرئیل علیہ حاضر ہوئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ (۹/۸۴) اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز (جنازہ) نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پہ کھڑے ہونا اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ قیامت تک تمام منافقین کے لئے ہے ــــــ آج کل کے دور کے منافقین کو قرآن کا مطالعہ کرنا چاہئے کہ یہ تمام آیات ان کے لئے ہیں ــــــ ہر وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کی شان میں تحریر اور تقریری گستاخیاں کرتا ہے۔ وہ کفر کے کلمے بکتا ہے۔ ایسے کافر کی نماز جنازہ ہوتی ہی نہیں۔ اگر پڑھو گے تو اللہ کے غضب کو دعوت دو گے۔

**منافقین کلمہ کفر (گستاخی رسول) کی وجہ سے منافق کہلائے :-** جیسا کہ ذکر ہوا سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے جو فیصلے دیئے وہ سب کے سب رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخانہ باتوں کی وجہ سے ان کا ایمان اور اسلام ختم ہو گیا۔ بظاہر انہوں نے کلمہ پڑھا ہوا تھا اور خود کو تو وہ مسلمان کہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دو رخوں کی وجہ سے کفار سے علیحدہ رکھ کر منافق کا لقب دیا۔ منافق چونکہ کافر سے زیادہ نقصان پہنچاتا ہے اس لئے یہ ایک فتنہ ہے اور اسی وجہ سے جتنے بھی گستاخان رسول تھے وہ واجب القتل ہیں تاکہ فتنے کا ادھر ہی قلع قمع ہو جائے ــــــ

قرآن حکیم تو رسول اللہ ﷺ کی شان میں قصیدہ ہے اور یہ کائنات آپ ﷺ کی طفیل بنائی گئی۔ چنانچہ اہل بصیرت سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس کائنات کی جان ہیں اگر آپ نہ ہوتے تو کائنات ہی نہ ہوتی ــــــ جب یہ حقیقت ہو تو پھر آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کا حشر جہنم کی بدترین وادی ہے۔ چنانچہ ان کے اس تشخص کی وجہ سے یہ منافق کہلائے۔

**منافقین ہدایت کی طرف کبھی نہ آئیں گے :-** منافقین اپنے باطن کی خباثت کی وجہ سے دو رخی کا کردار کرتے ہیں۔ یہ دو رخی انہیں شیطانی شکنجے میں جکڑے رکھتی

Marfat.com

ہے اور وہ "عبد الطاغوت" بن جاتے ہیں۔ جب یہ شیطان ان کو اپنا بندہ بنا لیتا ہے تو پھر واپسی مشکل ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے فرمان الٰہی ہے وَاِنۡ تَدۡعُهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى فَلَنۡ يَّهۡتَدُوۡۤا اِذًا اَبَدًا○ (۱۸/۵۷) اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز بھی راہ نہ پائیں گے۔۔۔۔۔

اسی وجہ سے موجودہ دور کے "علماء سو" جن کا مشن ہی رسول اللہ کی شان میں گستاخیاں کرنا ہے تحریری اور تقریری طور پر۔ ان کے آگے سینکڑوں قرآن و حدیث کے دلائل دیں۔ وہ نہیں مانتے۔ یہ منافقین کی بدبختی ہے۔

Marfat.com

# منافق حاجت روائی کے لئے قیامت کے دن مومنوں کو پکارے گا

قیامت کے روز جب مومنوں کے داہنے اور آگے سے نور نکلے گا تو منافقین جو اس سے محروم ہوں گے اور حیران بھی ہوں گے تو پھر مومنوں کو پکاریں گے قرآن کہتا ہے۔ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ط بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ۝ (۵۷/۱۳) ترجمہ۔ جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں۔ کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈو۔ وہ لوٹیں گے۔ جبھی ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف رحمت اور اس کے باہر کی طرف عذاب۔۔۔۔۔۔

ا۔ پکار، وسیلہ اور نور :۔ منافق ان تینوں چیزوں کا دنیا میں منکر ہے۔ لیکن جب اپنی جان پر پڑے گی تو پھر ان کا اقرار کرے گا۔ مگر اب کچھ کام نہ آئے گا۔

ب۔ :۔ اس دنیا میں سادہ لوح لوگوں کو اپنے جتھے اور اپنے وعظ سے دھوکہ دیتا رہا۔ وہاں اسے دھوکہ دینے کے لئے کہا جائے گا "پیچھے لوٹو"۔

منافق دوزخ سے پکارے گا کہ اے جنتیو :۔ منافق کی سزا کی حد کا کوئی پتہ نہیں یہ اللہ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں۔ قیامت کے روز جو رسوائی ہو گی وہ بھی قرآن میں بیان ہے۔ جب یہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا تھا۔ کہیں گے کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے پھر ہم نے جھٹلایا اس کے بعد کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے (سورہ الملک ۱۰-۸/۶۷)۔ دوزخ کی گرمی سے پیاس اور بھوک تو لگے ہی گی اور وہاں موت تو ہے ہی نہیں۔ چنانچہ اب یہ پکاریں

Marfat.com

گے۔ وَنَادٰی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ○ اور دوزخی بہشتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا۔ جنتی کہیں گے بیشک اللہ نے دونوں چیزوں کو کافروں پر حرام کیا ہے۔

(۱) جنت کا رزق اور پانی جہنمیوں پر حرام ہے۔ یہ اللہ کا فیصلہ ہے۔

(۲) دوزخی کی ندا (پکار) اس دنیا میں تو "پکارنے" کو شرک شرک کہتا ہے۔

**کم علم جلال صاحب۔ ابھی وقت ہے:**- وسیلہ، نور، پکارنا وغیرہ کے متعلق جو تم نے شرک کے فتوؤں کے دفتر کھولے ہوئے ہیں۔ ان سے باز آجاؤ۔ اب بھی وقت ہے۔ توبہ کر لو ورنہ یہ سب تم نے قیامت کے دن اور اس کے بعد ان کا اقرار کرنا ہے۔

**نجد سے شیطانی گروہ:**- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَآءُ فِی الْمَشْرِقِ وَالْاِیْمَانُ فِیْ اَهْلِ الْحِجَازِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ○ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِیْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّهٗ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ هُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطٰنِ (بخاری، مشکوۃ ج ۸ ص ۵۷۹)

روایت ہے حضرت جابر فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دلوں کی سختی اور ظلم مشرق میں ہے۔ اور ایمان حجاز والوں میں ہے (مسلم) روایت ہے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں فرمایا نبی ﷺ نے الٰہی ہمارے شام میں برکت دے۔ الٰہی ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں۔ فرمایا الٰہی ہم کو ہمارے شام میں برکت دے۔ الٰہی ہم کو ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں مجھے خیال ہے تیسری بار فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطانی گروہ نکلے گا۔

Marfat.com

اِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْہِمْ اَھْلَ نَجْدٍ :- فرمان رسول اللہ ﷺ۔ مجھے اپنے آدمیوں کے متعلق اہل نجد سے ڈر معلوم ہوتا ہے یہ صفر ۴ھ میں بیئر معونہ کی اس جماعت کے متعلق جو اہل نجد میں بھیجی گئی مختصر واقعہ یوں ہے کہ ابو براء عامر بن مالک بن جعفر ملاعب الاسنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ وہ اسلام تو نہ لایا مگر اسلام سے بُعد کا بھی اظہار نہ کیا۔ اس نے کہا یا محمد اگر آپ اپنے رفقاء میں سے کچھ لوگوں کو اہل نجد میں بھیج دیں اور وہ وہاں آپ کا پیغام پہنچا کر انہیں اسلام کی دعوت دیں تو مجھے امید ہے کہ اہل نجد آپ کے پیغام پر ضرور لبیک کہیں گے اور پھر آپ ﷺ نے یہ کہا اس پر ابو براء نے کہا میں ان کا ہمسایہ رہوں گا۔ مگر بعد کے واقعات میں عامر بن طفیل کے فریب سے یہ جماعت شہید کر دی گئی۔ ان میں عامر بن فہیرہ بھی تھے جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے ان کا جسد نہ ملا تھا۔ تو "صاحب کل غیب" نے مدینہ منورہ میں بتا دیا کہ ان کو ملائکہ نے اٹھا لیا ہے ——— چنانچہ یہ اہل نجد میں جن کے متعلق آپ ﷺ نے اپنے خدشے کا اظہار فرمایا کہ وہ دھوکہ باز ہیں اور یاد رکھو مومن دھوکہ باز نہیں ہوتا۔ تو اہل نجد کون ہیں یہ جاننے کے لئے بہت معمولی سی عقل دوڑانے کی ضرورت ہے۔ (تفسیر ابن ہشام)

گمراہ کرنے والے پیشوا (مولوی) :- وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ الْاَئِمَّۃَ الْمُضِلِّیْنَ روایت ہے حضرت ثوبان سے۔ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ سے۔ کہ میں اپنی امت پر گمراہ گر پیشواؤں کا خوف کرتا ہوں۔ (مشکوٰۃ ج ۷ ص ۲۰۳)

اس سے اوپر بیان ہوا۔ اہل نجد سے خوف کرتا ہوں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو صاحب کل علم غیب نے چودہ صدیاں پہلے بیان فرما دیں۔ یہ گمراہ کرنے والے مولوی یقیناً شیطان کے گروہ سے ہوں گے یہ ایک عقلی دلیل ہے۔ اور قرآن حکیم میں بھی واضح طور پر فرمان ہے حزب الشیطن۔ اور جو اس گروہ میں شامل ہیں انہیں قرآن نے عبدالطاغوت بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اس کا یہ مطلب ہوا کہ گمراہ گر پیشوا عبدالطاغوت

Marfat.com

ہیں اور اس لئے نتیجہ یہ نکلا کہ غلط تعلیمات کو پھیلانے والے ہی گمراہ گر پیشوا ہیں چاہے یہ دنیا کے کسی حصے میں ہی ہوں۔ ان کی تعلیمات پر عمل نہیں کرنا چاہئے کیونکہ پھر گمراہی مقدر بن جاتی ہے اور سیدھی جنہم میں لے جاتی ہے۔ ایسے مولویوں سے بچو جن کا کام یہ ہے کہ بدعی تعلیمات پھیلائیں۔ ان کے جثے دیکھ کر تعجب میں نہ پڑو کیونکہ یہ سب لباس خضر میں رہزن ہیں۔ انہوں نے بڑے بڑے خود ساختہ القابات لگائے ہوئے ہیں اور اندر سے بدبو آتی ہے۔ جس کتاب کے رد میں کتاب لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کا مصنف ایک گمراہ گر پیشوا ہونے کی بدترین مثال ہے۔

**دلوں پر فتنے :-** (ا) (مشکوۃ ج ۲ فتنوں کا باب) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دلوں پر فتنے پیش آئیں گے جیسے چٹائی کا ایک ریگ۔جو دل فتنے پلا دیا گیا اس میں سیاہ دھبہ پیدا کر دیں گے اور جو دل انہیں برا سمجھے اس میں سفید داغ پیدا ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ لوگ دو قسم کے دلون پر ہو جائیں گے۔ آج کل بھی لوگ دو قسم کے دلوں پر ہیں۔ ایک عشاق رسول ﷺ اور دوسرے گستاخان رسول۔

**فتنوں کی بارش :-** آقا ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا نہیں فرمایا کہ میں فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں کے درمیان بارش کی طرح گر رہے ہیں۔

**فتنوں کے زمانے میں عبادت :-** آقا ﷺ نے فرمایا فتنوں کے زمانے مں عبادت ایسے ہے جیسے میری طرف ہجرت۔

**فتنوں کی تعدلو :-** صاحب کلی علم غیب ﷺ نے فرمایا۔ دنیا ختم ہونے تک تین سو یا کچھ زیادہ فتنے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کے نام بتا دئے ان کے باپ اور قبیلہ کا نام۔ بے دین عالم' گمراہ گر پیشوا اور جھوٹے مدعیان نبوت۔

**صبح مومن' شام کو کافر :-** آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے آگے بہت فتنے ہیں اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ان میں آدمی صبح کو مومن ہو گا اور شام کو کافر اور شام کو مومن ہو گا اور صبح کافر۔

Marfat.com

**دین فروخت کرے گا:-** فرمان نبوی ﷺ ہے کہ دنیاوی سامان کے عوض مولوی اپنا دین فروخت کر دے گا آج کل کے سرکاری درباری مولوی عام ہیں۔ اور خوب دین فروشی کرتے ہیں۔ تقریروں کے ریٹ مقرر کرنے والے دین فروش مولوی بھی بہت مل جائیں گے۔ فرمان رسول اللہ ہے کہ دو بھیڑیے ایک ریوڑ میں اگر گھس جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں پہنچائیں گے جتنا طمع اور لالچ انسان کے دین کو پہنچاتا ہے۔

**گھنی داڑھی۔ سر منڈا ہوا:-** (مشکوۃ ج ۸ باب معجزات)۔ روایت ہے ایک شخص آیا دھنسی ہوئی آنکھیں' ابھری پیشانی' گھنی داڑھی اونچی کنپٹی والا۔ سر منڈا ہوا۔ وہ بولا اے محمد اللہ سے ڈرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو اللہ کی اطاعت کون کرے گا۔ مجھے اللہ تعالیٰ زمین والوں پر امین بنائے اور تم مجھے امین نہ جانو۔ ایک شخص نے اس کے قتل کی اجازت مانگی۔ حضور نے منع فرمایا جب وہ چلا گیا تو حضور نے فرمایا کہ اس کی پشت سے ایک قوم ہو گی۔ جو قرآن پڑھے گی۔ قرآن ان کے گلے سے نہ اترے گا۔ وہ اسلام سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔

آج کے دور میں صاحب کلی علم غیب کی باتیں سچ ثابت ہو رہی ہیں۔ خوارج وہابی' دیو بندی قرآن پر بہت زور دیتے ہیں۔ سب کو قرآن کے نام پر اپنی طرف بلاتے ہیں۔ اشاعت القرآن' تبلیغ القرآن اور اپنے آپ کو شیخ القرآن کہتے ہیں۔ اور ان کے حلیے بھی اسی طرح ہی ہیں جیسا حضور (ﷺ) نے فرمایا۔

Marfat.com

# قرآن میں اپنی رائے

(مشکوۃ ج ا باب العلم) آقا ﷺ نے فرمایا جو قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہے وہ اپنا ٹھکانہ آگ سے بنائے۔ دوسری روایت ہے کہ جو قرآن میں بغیر علم کچھ کہے وہ اپنا ٹھکانہ آگ سے بنائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔

**بے علم مولوی کے فتوے :-** (مشکوۃ ج ا باب العلم) آقا ﷺ نے فرمایا جو بے علم فتوے دے اس کا گناہ فتوے لینے پر ہے۔ آج کل کے دور میں بے علم جاہل مولویوں کی بہت کثرت ہے اپنے ناموں کے ساتھ مفتی تو مفت میں لگا لیتے ہیں۔ ایسی ایسی کتابیں لکھتے ہیں کہ پڑھنے والا حیرت زدہ رہ جاتا ہے بے علم ہونے کی وجہ سے اپنا ایمان تو وہ گنوا بیٹھے ہیں تو دوسرے مسلمانوں کو بھی گمراہ کر کے اپنے ساتھ دوزخ میں لے جائیں گے۔ انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں اور ان میں ایک کتاب بنام تقویت الایمان جو کہ حقیقت میں تفویۃ الایمان یعنی ایمان برباد کرنے والی کتاب ہے یہ ایک درخشاں مثال ہے ایسے بے علم جاہل کی جس نے قرآن کا مطالعہ کیا نہ حدیث کا یہ کتاب اس کی ذاتی رائے اور فتوؤں سے بھری پڑی ہے۔

**فرمان نبوی ﷺ (برے علماء) :-** وَعَنِ الْاَحْوَصِ ابْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ (رواہ الداری' مشکوۃ باب العلم ج ا ص ۳۲۵)

روایت ہے حضرت احوص بن حکیم سے۔ وہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ کسی نے نبی کریم ﷺ سے برائی کی بابت پوچھا۔ تو فرمایا کہ مجھ سے برائی کی بابت نہ پوچھو۔ بھلائی کے متعلق پوچھو تین بار فرمایا۔ پھر فرمایا آگاہ رہو کہ بدترین شر برے علماء ہیں اور اچھوں سے اچھے بہترین علماء ہیں۔

**اسلام کو ڈھانے والے :-** یہ بدترین برے علماء ہیں۔ اسلام کو عالم کی لغزش' منافق کا قرآن میں جھگڑنا اور گمراہ کن سرداروں کی حکومت تباہ کرے گی۔ عالم کے بگڑنے سے

Marfat.com

جہاں بگڑ جاتا ہے اور عالم کے سنبھلنے سے جہاں سنبھل جاتا ہے۔ عالم مسلمانوں کے جہاز کا کپتان ہے۔ ترے گا تو سب کو لے کر اور ڈوبے گا تو سب کو لے کر۔ آج جتنے فرقے مسلمانوں میں بنے ہیں وہ سب علماء سو کی مہربانی سے ہے مدتوں سے یہ ہوتا آیا کہ اہل اقتدار کو خوش کرنے کے لئے اور کچھ ذاتی مفادات حاصل کرنے کے لئے علماء سو کی ایک جماعت سرکاری و درباری مولوی صاحبان کی صورت میں رہی۔ یہی وہ علماء سو ہیں جنہوں نے اسلام کو ڈھا دیا۔ آقا ﷺ کا فرمان ہے کہ کسی قوم کی قسمت دو طبقوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ ایک امراء اور دوسرے علماء۔ اگر امراء اللہ تعالیٰ کے قرآن و رسول کی سنت کے خلاف چلیں تو ان علماء کی جماعت پر لازم ہے کہ امراء کی رہنمائی کریں۔ مگر یہاں تو یہ علماء سو نے ان امراء کا ساتھ دینا شروع کر دیا ہے۔ ہر غیر اسلامی چیز کو جائز قرار دے رہے ہیں۔

عالم کی لغزش :- عالم کی لغزش سے مراد ان کا فسق و فجور میں مبتلا ہو جانا ہے اور دوسری بات جو آجکل عام ہے اسے آسان الفاظ میں دین فروشی کہیں تو مناسب ہو گا۔ تقریروں کے ریٹ مقرر ہیں۔ کم پیسے ملنے پر اظہار ناراضگی ہوتا ہے۔ تقاریر میں علم کی بات کم اور لوگوں کو خوش کرنے (تاکہ روپے پیسے زیادہ ملیں) خود ساختہ قصے سنائے جاتے ہیں۔ کبھی ترنم کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اپنی جھوٹی شان اور تاثر بتانے کے لئے چیلے قسم کے ان پڑھ لوگ رکھے ہوتے ہیں جن کا کام ہی یہ ہوتا ہے کہ مقرر عالم کی نمود اور جھوٹی تقریروں کے پل باندھیں۔ وڈیو فلمیں بن رہی ہیں۔ کیا یہ ریا کاری نہیں۔ یہیں سے "عالم" لغزش کھا گیا ہے۔ زیادہ تر بے دین علماء غلط مسئلے بیان کرتے ہیں۔ قرآن میں اپنی رائے سے جو چاہیں کہیں۔ اس وقت تو علماء ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے چیلنج کرتے ہیں۔ ویسے بھی ان میں ایک "میں" بہت آگئی ہے کہ میں فلاں سے بڑا عالم ہوں جب ایسی باتیں آئیں تو سمجھو قیامت قریب ہے۔ "صاحب کلی علم غیب" نے یہ باتیں چودہ صدیاں پہلے بتا دیں۔

Marfat.com

# آسمان کے نیچے بد ترین مخلوق

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَّھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی عُلَمَاءُھُمْ شَرٌّ مَّنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ۔ (مشکوۃ ج ۱ ص ۳۲۹)

روایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عنقریب لوگوں پر وہ وقت آئے گا جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف رواج ہی رہ جائے گا ان کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بد ترین مخلوق ہوں گے ان سے فتنہ نکلے گا اور انہیں میں لوٹ جائے گا۔ یعنی بے دین علماء کی کثرت ہو گی جن کا فتنہ مسلمانوں کو گھیر لے گا ــــــ یہ فرمان اس ذات اقدس کا ہے جو صاحب کلی علم غیب ہے۔ جس ذات پاک نے قیامت کی نشانیاں بتلا دیں۔ چودہ سو سال پہلے۔ آج کل ہو بہو وہی ہو رہا ہے۔ علماء سو کہ ان پڑھ جاہل علماء کی کثرت ہے۔ قرآن سمجھ میں نہیں آتا بصیرت ہے نہیں اور شرک کے فتوؤں کے دفتر کھولے ہوئے ہیں۔ دنیاوی مفاد کے لئے اللہ کے دین کو بیچ رہے ہیں۔

ریا کار علماء :- قیامت کے دن وہ جس نے علم سیکھا سکھلایا اور قرآن پڑھا اسے لایا جائے گا۔ اپنی نعمتوں کا اقرار کرایا جائے گا۔ وہ اقرار کر لے گا۔ فرمائے گا تو نے شکریہ میں عمل کیا کیا۔ عرض کرے گا علم سیکھا، سکھلایا تیری راہ میں قرآن پڑھا۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے (قال کذبت) تو نے علم اس لئے سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے۔ اس لئے قرآن پڑھا تھا کہ قاری کہا جائے۔ وہ کہہ لیا گیا پھر حکم ہو گا اوندھے منہ کھینچا جاوے گا حتیٰ کہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ (مشکوۃ ج ۱ باب العلم ص ۱۹)

اس حدیث پاک سے ان مولویوں کو سبق حاصل کرنا چاہئے جنہوں نے ریا کاری اپنا شیوہ بنا لیا ہے خود ساختہ القابات شیخ القرآن شیخ الحدیث' علامہ' مفتی' مولانا' ڈاکٹر' پروفیسر وغیرہ وغیرہ لکھتے ہیں۔ اور بہت متکبر ہیں کہ وہ بہت بڑے عالم ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے حضرت موسیٰ سے پوچھا تھا کہ کون بڑا عالم ہے۔ تو انہوں

Marfat.com

نے کہا "میں" یہ بات اللہ کو ناگوار گزری اور پھر موسیٰ کو حضرت خضر کے ساتھ علم سیکھنے کے لئے لگا دیا حالانکہ انہیں چاہیے کہ کہتے اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون بڑا عالم ہے۔ آج کل کے مولوی قرآن سے بھی سبق نہیں سیکھتے۔

**جہنم کی طرف بلانے والے مولوی :۔** مشکوۃ ج ۲ فتنوں کے بیان میں ہے۔ آقا ﷺ سے ایک صحابی نے پوچھا کہ خیر کے بعد شر کیا ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا۔ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ

دوزخ کے دروازہ پر بلانے والے جو دوزخ کی طرف ان کی بات مانے گا اسے دوزخ میں ڈال دیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی علامات بھی بتایئے فرمایا وہ ہمارے گروہ سے ہوں گے ہماری زبان میں کلام کریں گے میں نے عرض کیا کہ اگر میں یہ پاؤں تو آپ کیا حکم فرماتے ہیں فرمایا مسلمانوں کی جماعت ان کے امام کو پکڑے رہنا۔ میں نے عرض کیا اگر مسلمانوں کی جماعت نہ ہو نہ امام تو۔ فرمایا تو ان تمام فرقوں سے الگ رہنا۔ اگرچہ اس طرح ہو کہ تم کسی درخت کی جڑ دانتوں سے پکڑ لو حتیٰ کہ تم کو اس حالت میں موت آجائے۔ اس حدیث پاک میں جو بات قابل غور ہے وہ یہ ہے آپ ﷺ کا فرمان کہ وہ ہماری زبان میں کلام کریں یعنی کہ عربی میں۔ نجدی مولویوں کی زبان عربی ہے اور تحریریں عربی میں ہیں اور پھر ان کے چیلے ان کتابوں کا اردو میں ترجمہ کر کے تبلیغ کر کے جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔

**دل شیطان جسم انسانی :۔** فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے میرے بعد ایسے پیشوا ہوں گے جو نہ میری سنت اختیار کریں گے نہ میرے طریقہ پر چلیں گے ان میں کچھ لوگ اٹھیں گے جن کے دل شیطانوں کے دل ہوں گے جسم انسان کے۔ چنانچہ انسانی جسموں والے شیطان بڑے بڑے چوغے پہنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بڑے بڑے خود ساختہ القابات

Marfat.com

لگائے ہوئے ہیں کہ انسان ان کو دیکھ کر متعجب ہو جاتا ہے۔ یہ سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ باتیں بظاہر اچھی کریں گے لیکن علم سے بے بہرہ ہوں گے۔ بدعمل، بدمذہب علماء کلمہ گو اور مدعی اسلام ہوں گے۔ عربی بولیں گے اس لئے لوگ ان سے بہت دھوکا کھایا کریں گے کیونکہ چھپے کافر سے بچنا بہت مشکل ہے۔ روافض، خوارج، وہابیت اور نجدیت وغیرہ سب عرب سے ہی پیدا ہوئیں۔ (مشکوۃ ج ۷ باب فتنہ)

Marfat.com

# توہینِ رسالت

**توہین رسالت کا دائرہ:-** رسول اللہ ﷺ کی توہین کا مندرجہ ذیل دائرہ ہے۔

(۱) آپ ﷺ کی ذات اقدس (نور) سے انکار کرنا۔ اور یہ کہنا کہ مر کر مٹی میں مل گئے ہیں (نعوذ باللہ)

(۲) آپ ﷺ کے کمالات' صفات' معجزات میں نکتہ چینی کرنا۔ مثلاً علم مبارک پر مسلسل نکتہ چینی کرنا۔ اختیارات اور کمالات کو نہ ماننا مثلاً رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا (نعوذ باللہ) وغیرہ کہنا۔

(۳) آپ ﷺ پر دین یا شخصی اعتبار سے عیب لگانا۔ مثلاً سید الانبیاء کو اپنی مثل کہنا' کبھی کہنا کہ اللہ ایسے کئی محمد پیدا کر سکتا ہے (نعوذ باللہ) کبھی کہنا کہ رسول اللہ کا خیال نماز میں آنا بیل اور گدھے کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ (نعوذ باللہ)

(۴) آپ ﷺ کی توہین کرتے وقت قرآنی آیات جو شان رسول ظاہر کرتی ہیں ان میں جھگڑا کرنا اور اپنی ذاتی رائے دینا۔ مثلاً کہ نبوت چالیس سال کی عمر میں ملی۔ جبرئیل کے بتائے بغیر نہ جانتے تھے (نعوذ باللہ)

(۵) حضور ﷺ کی خاتمیت کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ ان کے بعد کوئی اور نبی آئے تو خاتمیت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

(۶) حضور کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے متعلق عقیدہ رکھنا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے (فتاویٰ رشیدیہ ج ص ۱۱)

(۷) اللہ کی مخلوق انبیاء و رسل کی شان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چوہڑے چمار سے بھی گری ہوئی ہے۔ اس قسم کے نامناسب اور غلط جملے کہنا اور عقیدہ رکھنا۔

عبارات کی تفصیل دیکھنے کے لئے تقویت الایمان' صراط مستقیم' امداد الفتاویٰ' فتاویٰ رشیدیہ' براہین قاطعہ' الافاضات الیومیہ اور دیگر کتب وہابیت' دیو بندیت' مودودیت وغیرہ ملاحظہ کریں۔

Marfat.com

# توہینِ رسالت ایک فتنہ ہے (یعنی اِرتداد)

اسلام ایک مکمل شریعت اور نظام زندگی ہے۔ یہ دوسرے مذاہب کی طرح مجرد مذہب اور صرف رسوم و عبادات کا مجموعہ نہیں ہے اور نہ صرف انسان کا ذاتی اور نجی معاملہ ہے بلکہ اس کا تعلق ریاستی و بین الاقوامی قوانین اور تعلقات سے بھی ہے۔ حدود کی تنفید اور تعزیرات کا اجرا اس کے دائرہ احکام کے اندر داخل ہے۔ کیا ایسے دین کے اندر اس بات کی ذرہ برابر بھی گنجائش ہو سکتی ہے کہ ایک شخص پہلے تو اس دین کے لانے والے رسول کی وفاداری اختیار کرے پھر وفاداری کا قلادہ اتار پھینکے اور رسول کو اپنی ہزیان سرائی اور سب و شتم کا ہدف بنائے اور اپنے اس مکرو فریب کے رویہ سے اہل ایمان کے دلوں میں شکوک کا بیج بوئے اور پھر اپنے اس جرم کے باوجود بھی قابل تعزیر نہ ہو۔ اسلام عبادت بھی ہے اور ریاست بھی۔ دنیا میں کوئی ریاست اپنے باغیوں کو معاف نہیں کرتی۔ پھر اسلامی ریاست سے یہ کیوں توقع کر لی جائے کہ وہ اس دینی و دنیوی سربراہ اور اللہ کے رسول کے خلاف سب و شتم معاف کر دے۔ جس کی اطاعت ہی دنیا اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ جو ذات بنی نوع انسان میں سب سے افضل ہے اور خود خالق کائنات نے جن کی مدح و ثنائی کی ہے۔ آپ ﷺ کی ذات مخلوقات میں اتنی ارفع ہے کہ جہاں ایک شخص اس دنیا میں کسی کا خون بہا کر قابل قصاص ہوتا ہے وہاں آپ ﷺ کی شان میں بے ادبی سے ہی قابل قصاص بن جاتا ہے کیونکہ وہ مرتد ہو جاتا ہے یعنی اسلام کے دائرے سے نکل جاتا ہے۔

**فِتنۂ (ارتداد) کے اثرات:**۔ اسلام محض ایک روحانیت اور اخلاقیات کا مجموعہ نہیں ہے۔ یہ قوانین سلطنت اور سیاسی نظام کا بھی مجموعہ ہے۔ اس لئے ایسے دین میں پیغمبر اور شارع کی توہین بذات خود ایک بغاوت اور پورے نظام کو توڑنے کے ہم معنی ہیں اور جس طرح سے ریاستوں کے قوانین میں بغاوت کا جرم قابل تعزیر ہے بالکل اسی طرح نظام اسلامی میں پیغمبر اسلام کی صرف توہین ہی مستوجب قتل ہے۔ اس موجودہ دنیا کی بڑی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ برطانیہ میں جو شخص بادشاہ کو اس کے منصب یا اس کے اعزاز یا اس کے القاب سے محروم کرنے کی کوشش کرے وہ قابل تعزیر ہے۔

Marfat.com

چنانچہ کوئی بھی فتنہ ایک بنے ہوئے نظام کو تار تار کر دیتا ہے اور اسی وجہ سے فتنہ کا قلع قمع کرنا ایک ضرورت رہی ہے۔ توہین رسالت کے فتنہ کو جو ارتداد کی شکل اختیار کرلیتا ہے کی سزا قتل اسی لئے ہی رکھی گئی ہے تاکہ یہ فتنہ یہیں ختم کر دیا جائے۔ اگر سزا نہ دی گئی تو یہ پورے نظام کو تہس نہس کر دے گا۔

**توہینِ رسالت کی سزا:-** قرآن و سنت اور سیرت و تاریخ کے واقعات اور ائمہ مجتہدین کے اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ شتم رسول اور ارتداد کی سزا قتل ہے اور رسول اللہ کی امت نے گزشتہ چودہ سو سال میں کسی مسلمان شاتم رسول کو زندہ نہیں چھوڑا کیونکہ گستاخی رسول ارتداد کو مستلزم ہے۔

**جوازِ قتل:-** ایک مسلمان شاتم رسول دو سبب سے اپنی زندگی کا استحقاق کھو بیٹھتا ہے۔

(۱) شتم رسول بذاتہ مستوجب قتل ہے۔ رسول اللہ نے اور صحابہ نے کافر اور ذمی کو سب و شتم کے جرم میں قتل کیا تھا۔

(۲) شاتم رسول اگر مسلمان تھا یا ہے تو اس کے یہاں دو وجہ قتل جمع ہو جاتی ہیں۔ ایک سب و شتم اور دوسرے ارتداد۔ یہ ارتداد کی نہایت سنگین قسم ہے۔ مسلمان پیغمبر پر سب و شتم سے مرتد اور کافر ہو جاتا ہے۔

**قرآن سے استدلال:-** فرمان الہٰی ہے۔ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (۲/۲۱۷)

ترجمہ۔ تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے اور مرے کافر ہو کر تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے وہ دوزخ کے لوگ ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ آخرت میں مرتد ہو جانے والوں کے اعمال اکارت ہونا تو واضح ہے۔ البتہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں ان کے اعمال اکارت ہونے کی شکل کیا ہو گی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص مرتد ہو جاتا ہے وہ اسلامی ریاست میں جملہ شہری حقوق سے محروم ہو جاتا ہے۔ ریاست پر اس کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری باقی نہیں رہتی۔ اسلامی تعزیرات کا قانون اسی اصول پر مبنی ہے۔

Marfat.com

(۲) قرآن کہتا ہے :- وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ (۲/۲۱۷) فتنہ کے ختم کرنے کے لئے ان کو قتل کرو۔

عقلی دلیل :- توہین رسالت کے فتنے کو ختم کرنے کی یہ سزا یعنی قتل اسی لئے اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے کہ اگر فتنہ ختم نہ کیا گیا تو یہ پورے دین اسلام کو منتشر کر دے گا۔ جو کہ ضابطہ حیات کے خلاف بغاوت ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہو جائے گی اور باغی الٰہی کو قتل کر دینا چاہئے یہ عقلی دلیل ہے۔

(۳) قرآن کہتا ہے :- فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ (۹/۱۲) کفر کے سرغنوں کو قتل کر دو۔ کفر کے سرغنوں کو قتل کی اجازت اللہ نے دی ہے۔ چاہے کوئی نام نہاد مولوی ہی کیوں نہ ہو اگر اسے توہین رسالت کا ارتکاب کر کے ارتداد کا جرم کیا ہے تو وہ پھر خود بخود کافر ہو جاتا ہے اور کافر کی سزا قتل ہے۔

**یہودیت اور عیسائیت میں ارتداد کی سزا قتل ہے :-** (۱) انگلستان میں ایک چھوٹے پادری نے جب تیرہویں صدی عیسوی میں ایک یہودی عورت سے شادی کرنے کے لئے دین عیسائیت کو چھوڑ دیا تھا تو اسے آکسفورڈ میں ۱۲۲۲ء۔۳۔۱۷ کو جلا دیا گیا۔ (انسائیکلوپیڈیا ریلیجن اینڈ ایتھکس)

(۲) تورات میں بھی ہے۔ "اگر کوئی دیگر معبودوں کی بندگی کرے تو اس سے ہرگز موافق نہ ہونا۔ نہ رحم کرنا۔ نہ اس کی رعایت کرنا بلکہ اسے خود قتل کرنا۔ (استثناء)

**نکالا من اللہ :-** اللہ کی طرف سے سزا۔ قرآن' انجیل اور توریت میں جو تعزیری سزائیں مقرر ہیں وہ سب اللہ کی طرف سے ہیں۔ نہ کہ کسی مفتی یا مجتہد کی۔ اس لئے ہمارے لئے لازم ہے کہ قرآن کی سزاؤں میں سر تسلیم خم کر لیں اور بیکار نکتہ چینی نہ کریں جیسے آج کل کے بے دین انگریزی تعلیم کے زیر اثر تحریر و تقریر کو آزادی سے تعبیر کرتے ہیں اگر اس آزادی کا حدود اربعہ مقرر نہ کیا جائے تو پھر انسان اور جانور میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

Marfat.com

# توہینِ رسالت کے جرم کے ارتکاب کی وجہ

توہینِ رسالت کا دائرہ کیا ہے۔ یہ نہایت تفصیل کے ساتھ ذکر کر دیا گیا ہے اور اس سے پہلے دلوں کی بیماریوں کے متعلق بھی آیات قرآنی پیش کر دی گئی ہیں۔ پھر منافقت کی پوری تفصیل اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے بھی پیش کر دیئے گئے ہیں۔ آخر میں یہ جاننا چاہئے کہ وہ آخر ان گستاخوں کی ایسی حرکت کے پیچھے کیا عوامل کارفرما ہیں۔

ا۔ دل کا کینسر (Cancer) :- سب سے بڑی وجہ دل کی گیارہ بارہ بیماریاں ہیں۔ جو کہ پچھلے اوراق میں بتا دی گئی ہیں۔ یہ بیماریاں آخر کیوں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ بات سب سے اہم ہے اور جاننا ضروری ہے۔ محمد مصطفیٰ رحمتہ للعالمین' رؤف الرحیم ﷺ کی ذات اقدس سے محبت نہ کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ یہ سزا دیتا ہے۔ (جیسا کہ سورۃ توبہ کی آیہ ۲۴ میں کہا) انسان کی تمام مجبوریوں کو گنوا کر فرمایا اَحَبَّ اِلَیۡکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ ..... فَتَرَبَّصُوۡا (مطلب یہ کہ میرے عذاب کا انتظار کرو) تو یہ عذاب گستاخ رسول کو دل کی بیماریوں کی صورت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

ب۔ قرآن کی بصیرت سے محرومی :- بصیرت کی محرومی بھی ذات مصطفیٰ ﷺ سے محبت نہ کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا قُلۡ ہٰذِہٖ سَبِیۡلِیۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیۡرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیۡ ○ (۱۲/۱۰۸ یوسف) تم فرماؤ یہ میرا (محمد کا) رستہ ہے میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اور جس نے میری پیروی کی اہل بصیرت ہیں۔ چنانچہ نتیجہ یہ نکلا کہ محمد ﷺ کے اتباع اور محبت سے ہی بصیرت ملتی ہے۔ پھر قرآن آسانی سے سمجھ آجاتا ہے۔

ت۔ عربی گرائمر سے نابلد :- جتنی بھی کتابیں گستاخانہ رسول نے لکھیں ان کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ انہیں عربی کی آیات کے معنی نہیں آتے۔ جملوں کی ترکیب نحوی کا پتہ نہیں۔ عربی گرامر سے نابلد ہیں۔ لیکن دعویٰ ہے شیخ القرآن' مفتی' مولانا' علامہ وغیرہ وغیرہ ہونے کا۔ قرآن جن کی زبان میں اترا ان کو دیکھیں سورہ بقرہ کو سمجھنے کے لئے فاروق اعظم ؓ فرماتے ہیں انہیں بارہ سال لگے تھے۔ حالانکہ قرآن ان

Marfat.com

کی زبان میں ہی ہے۔ یہاں زبان اردو یا پنجابی وغیرہ (غیر عربی) ہے اور تفسیریں ہزاروں اوراق سے لکھ کر مفتی' شیخ القرآن' مولانا وغیرہ کے خود ساختہ القابات سے بھری پڑی ہیں اور ان کو تو (من دون اللہ) کے معنی نہیں آتے۔ من اللہ کیا ہے۔ باذن اللہ کیا ہے۔

ث۔ انکار کی ضد :- ہٹ دھرمی اور ضد بری بلا ہے۔ چونکہ دل تو کینسر کے امراض میں مبتلا ہے اس لئے اب ان کی عقل بھی ماری گئی ہے اور جب عقل ماری جائے تو پھر کچھ سمجھ میں نہیں آتا اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خود ٹھیک ہیں اور باقی غلط ہیں۔ اسی لئے ان کو لاکھ دلیلیں دو یہ نہیں مانیں گے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا۝ اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو یہ کبھی (ابد تک) نہیں آئیں گے یعنی ہدایت نہ قبول کریں گے۔

ج۔ منافقینِ کفار کا رویّہ :- انسان کا رویہ ایک ایسی چیز ہے جو اس کی زندگی کی عکاسی کرتا ہے۔ منافقین و کفار مکہ نے اپنا رویہ ہی تو نہ بدلا۔ حالانکہ انہوں نے اقرار کیا کہ یہ دعوت حق ان کو ان کے باپ دادوں کے عقیدہ سے متزلزل کر گئی تھی اگر وہ ہٹ دھرمی پہ قائم نہ رہتے۔ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْ لَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا قریب تھا کہ یہ دعوتِ حق ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دیتی اگر ہم اپنی ضد پر قائم نہ رہتے۔ جمے نہ رہتے۔ چنانچہ ان کا یہ رویہ ہی انہیں لے ڈوبا اور بالآخر انہوں نے دوزخ کو اپنا مقدر بنالیا۔

ح۔ بدعقیدتی کا فیشن :- موجودہ بے دینی اور بدعقیدگی کے دور میں اب یہ فیشن کے طور پر ایسی ایسی باتیں مذہب کے متعلق کرتے ہیں جو انہیں اسلام کے دائرہ سے خارج کر دیتی ہیں اس کا شکار علماء سوء بھی ہیں کیونکہ یہودیوں اور عیسائیوں کی یہ منصوبہ بندی ہے کہ اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے کوئی موقع نہ چھوڑا جائے اور اس کام کے لیے خصوصاً مولویوں کو ہی استعمال کیا جائے۔ ایک تو سرکاری درباری مولوی ہیں جو سب کے سامنے ہیں اور دوسرے وہ علماء سو ہیں جو تحریروں' لٹریچروں اور رسالوں کی مدد سے بدعقیدگی پھیلاتے ہیں۔ درپردہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں کے عزائم پورے کر

Marfat.com

رہے ہیں گویا کہ لباس خضر میں یہ ڈاکو ایمان لوٹتے ہیں۔

**اللہ تعالیٰ کی توہین :-** توہین رسالت کا دائرہ اور اس کی سزا تو بیان ہو گئی۔ اب ایک بہت بڑا سوال ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی شان اقدس میں توہین کرنے والا کس سزا کا مستحق ہے؟

اللہ تعالیٰ کی توہین اس کی صفات کا انکار ہے چاہے اس کی ذات کو مانا ہی جائے۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی ان گنت صفات ہیں اور "عطا کرنا" بھی ان سے ہے۔ چنانچہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی عطا کو نہیں مانتا مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رحمتہ للعالمین رؤف الرحیم ﷺ کو کلی علم عطا کیا۔۔۔ اختیارات عطا کئے (فرمایا انت المختار المنتخب) تو اسے منکر صفات الٰہی کی شریعت میں کیا سزا ہے۔ کوئی مفتی صاحب بتائیں۔

Marfat.com

# مِنْ دُوْنِ اللہ اور بِاِذْنِ اللہ ۔ غیر اللہ

**مِنْ دُوْنِ اللہ کے معنی:**۔ اس کے معنی "اللہ کے سوا" یہ لفظ قرآن پاک میں ۱۴۴ دفعہ آیا ہے۔ تمام کی تمام آیات ان بتوں کے متعلق ہیں جن کو کفار مکہ اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے کیونکہ وہ انہیں (الہ) معبود سمجھتے تھے۔ اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں ان بتوں کو شریک کر کے شرک کے مرتکب ہوتے تھے۔ چند ایک آیات کی مثالیں درج ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

۱۔ **بت بولیں گے۔**:- وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَ اَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ (۲۵/۱۷ الفرقان)

ترجمہ۔ اور جس دن اکٹھا کرے گا انہیں اور جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں۔ پھر ان معبودوں سے فرمائے گا کیا تم نے گمراہ کر دیئے یہ میرے بندے یا یہ خود ہی راہ بھولے۔ بت عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو ہمیں سزاوار نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو مولیٰ بنائیں۔ اس آیہ میں بتوں سے خطاب ہوا اور وہ "من دون اللہ" ہوئے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ۔ کیا اس گمان میں ہو۔ کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کرائی ان کی جو تم میں سے جہاد کریں گے۔ اور اللہ اور رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

چنانچہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ (مِنْ دُوْنِ اللّٰہ) اللہ۔ رسول اور مومنین کے علاوہ ہیں۔

۳۔ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ (۴۶/۵ الاحقاف)

ترجمہ۔ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کے سوا ایسوں کو پوجے جو قیامت تک

Marfat.com

اس کی نہ سنیں اور انہیں ان کی پوجا کی خبر نہ ہو اور جب لوگوں کا حشر ہو گا ان کے دشمن ہوں گے اور ان سے منکر ہو جائیں گے۔ اس آیہ سے بھی معلوم ہوا کہ "من دُون اللہ" سے مراد وہ بت ہیں جو قیامت کو مکر جائیں گے۔

خلاصہ :- جتنی بھی آیات جن میں لفظ "مِنْ دُون اللہ" آیا ہے ان کی تعداد ۱۴۴ ہے تمام کی تمام آیات میں "اللہ کے سوا" سے مراد بت ہیں۔ اوپر تین مثالیں دی گئی ہیں جن میں صاف ظاہر ہے کہ "من دون اللہ" قیامت کے دن بولیں گے۔ اللہ تعالیٰ بتوں کو قوت گویائی عطا کر دے گا اور پھر وہ بتائیں گے کہ انہوں نے انسانوں کو گمراہ نہیں کیا تھا اور وہ ان کی پوجا کے منکر ہو جائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے تو انسانوں کو پوجنے کو نہ کہا تھا۔

غلط فہمی دُور ہونی چاہیئے :- جاہل اور ان پڑھ لوگ "مِنْ دُوْنِ اللہ" یعنی اللہ کے سوا کے معنوں میں انبیاء اولیاء لے آتے ہیں۔ یہ جہالت، کم علمی اور بصیرت کی کمی ہے رسول اور مومنین کے متعلق سورۃ توبہ کی آیت ۱۶ (جو اوپر بیان ہوئی ہے) میں یہ صاف طور پر بیان ہے کہ ان کے علاوہ "مِن دون اللہ" ہیں۔ اور ظاہر ہے وہ بت ہیں اگر پھر بھی کوئی جاہل ضد کرے تو سمجھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کا باغی ہے کیونکہ وہ اللہ کے قرآن کی آیتوں میں ٹیڑھا چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے باغی کی سزا قتل ہے۔

غیر اللہ کے معنی :- اللہ کے سوا کسی اور کو اللہ مان کر اس کی پوجا کی جائے یہ لفظ قرآن میں ۱۷ دفعہ آیا ہے اور ہر جگہ اس سے مراد جھوٹے الہ ہیں۔

(۱) قرآن کہتا ہے۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا ○ (۴/۸۲ نساء) ترجمہ۔ تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں۔ اگر وہ غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے۔ اس آیہ میں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی مثال دے کر سمجھایا ہے کہ یہ میرا کلام ہے۔ اگر کسی اور الہ (جھوٹے) کا ہوتا تو ضرور اختلاف پاتے۔

(۲) قرآن کہتا ہے۔ مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ (۶/۴۶ الانعام) اللہ کے علاوہ کون اور اللہ ہے؟

(۳) قرآن کہتا ہے۔ قَالَ اَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْغِیْکُمْ اِلٰہًا (۷/۱۴۰) کہا کیا اللہ کے سوا تمہارا

Marfat.com

اور اللہ تلاش کروں۔

(۴) قرآن کہتا ہے۔ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ (۱۷۳/ البقرہ) اور وہ جانور جو اللہ کے نام کے علاوہ ذبح کیا گیا ہو۔

تشریح :- جانور پر جب اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کا نام لیا جائے جیسا کہ کفار مکہ اپنے بتوں کے نام لے کر ان کو ذبح کرتے تھے وہ حرام ہے۔ لیکن مسلمان تو اللہ ہی کا نام لیتے ہیں۔ جانور پر چھری پھیرتے وقت بسم اللہ۔ اللہ اکبر کہتے ہیں (کوئی بھی مسلمان کسی جھوٹے الہ (بت) وغیرہ کا نام نہیں لیتا باقی جانور کی عیدالاضحیٰ پر قربانی کی جاتی ہے۔ عقیقہ اور ولیمہ اور صدقہ وغیرہ کے لئے بھی قربان کیا جاتا ہے تو سب پر اللہ ہی کا نام لیا جاتا ہے۔ اس آیہ کی مفہوم کے مخاطب کفار مکہ ہیں نہ کہ آج کے مسلمان جیسا کہ جاہل اجڈ سمجھتا ہے۔

باذن اللہ :- اس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اذن کے معنی حکم کے ہیں اور یہ لفظ قرآن میں ۸۲ دفعہ مختلف سورتوں میں آیا ہے ہر چیز کا مالک حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے اس کی عطا کے بغیر کوئی ایک ذرہ کا ایک قطرہ کا مالک نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے بعض بندوں کو اپنی چیزوں کا مالک بنایا ہے۔ بعض بندوں کو انبیاء اور اولیاء کرام کو "اپنے حکم" سے معجزات و کرامات عطا کیں ہیں۔ چونکہ پوری کائنات اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت چلتی ہے۔ اس لئے جن انبیاء و اولیاء نے جو معجزات و کرامات کیں وہ اللہ ہی کے حکم سے تھیں۔

باذن اللہ کے بعد شرک ختم ہو جاتا ہے :- یہ بات سمجھنا بہت آسان ہے۔ جب حکم الٰہی سے جو بھی کام ہو تو وہ پھر شرک کے دائرے میں نہیں ہوتا۔ قرآن حکیم میں بہت مثالیں ہیں۔

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی کے پرندے بنا کر پھونک مار کر "اڑ اللہ کے حکم سے" کہتے تو اس میں جان پڑتی اور پرندہ اڑ جاتا یہ سورہ ال عمران کی آیہ ۴۹/ ۳ میں ہے۔ تمام مولوی حضرات جانتے ہیں۔ یہ "خالقیت" کی عطائے الٰہی ہے۔

(۲) پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے زندہ کرتے کہتے ہیں اُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ

Marfat.com

یہ بحیثیت کی عطا ہے۔

(۳) انبیاء اور اولیاء کرام کے معجزات و کرامات "اللہ تعالیٰ کے حکم" سے ہوتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہی ہے۔ اس لئے یہ شرک کے زمرے میں نہیں آتے۔ ہاں اگر کوئی الوہیت کا دعویٰ کرے اور پھر کہے کہ یہ سب میرے حکم سے ہوتا ہے تو وہ مشرک ہے اور شرک کا ارتکاب کر رہا ہے انبیاء' اولیاء کرام نے کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا۔

Marfat.com

# توبہ کا دروازہ

توبہ کی ضرورت :- انسان شر اور خیر کا مجموعہ ہے اس سے نیک کام بھی ہوتے ہیں اور برے بھی۔ نیک کاموں کا اجر ملتا ہے لیکن برے کاموں کی سزا ملتی ہے۔ اور ایسی سزا جو اللہ تعالیٰ نے جہنم کے طور پر رکھی ہے۔ چنانچہ خالق کائنات نے توبہ کے متعلق اپنے فیصلوں سے واضح طور پر قرآن میں بتا دیا ہے کہ کیسے توبہ کریں اس کا مفہوم کیا ہے وغیرہ وغیرہ یہ لفظ قرآن حکیم میں ستاسی (۸۷) دفعہ آیا ہے۔ چند آیات اور اس کا مفہوم درج ذیل ہے۔ بنیادی طور پر توبہ کے نکات یہ ہیں کہ انسان گناہوں سے نادم ہو کر پہلی بات یہ ہے کہ توبہ کرے۔ پھر آئندہ ایسا گناہ نہ کرے اور واقعتاً" اسے معلوم ہو گا کہ وہ اس گناہ کو جس کے لئے توبہ کی تھی نہیں کر رہا۔

توبہ کا طریقہ۔ مصطفیٰ ﷺ کا واسطہ دو :- اللہ تعالیٰ نے ایک نظام بنایا ہوا ہے ہر کام کا گویا کہ ایک طریقہ وضع کر دیا ہے چنانچہ توبہ کا بھی ایک طریقہ ہے اور وہ سمجھنا اس لئے آسان ہے کہ آدم علیہ السلام کی توبہ ہمارے سامنے ہے۔ انہوں نے دعا کی تھی رَبِّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ تَغْفِرْلِیْ اے میرے رب میں تجھے محمد ﷺ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے۔ دوسری اہم بات وہ حکم ہے جو ہم اپنے آپ پر ظلم کرنے والوں کو ملا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا○ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تیرے حضور حاضر ہوں۔ اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت کرے۔ تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ اس میں سمجھنے کا نقطہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو اس کے محبوب ﷺ کا واسطہ دے کر معافی مانگیں تو وہ ضرور (لوجدوا اللہ کہا) پائیں توبہ قبول کرنے والا۔ اس نوعیت کی صرف یہ ایک ہی آیہ ہے۔ بہت آسان فہم ہے۔

توبہ کیوں؟ :- قرآن کہتا ہے اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (۶/۵۴) کہ تم میں سے جو کوئی جہالت میں کچھ برائی

Marfat.com

کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کر لے [illegible]

موت کے وقت توبہ قبول نہیں:- [illegible]
السَّیِّاٰتِ حَتّٰی اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّی تُبْتُ الْئٰنَ [illegible]
یَمُوْتُوْنَ وَھُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ اَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ترجمہ اور وہ [illegible]
جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آئے تو
کہے اب میں نے توبہ کی۔ اور نہ ان کی جو کافر مریں۔ ان کے لئے ہم نے دردناک
عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (۴/۱۸)

گستاخان رسول کو مشورہ:- ایک مخلص مومن سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق
تبلیغ بھی کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ شاید کوئی اپنا ایمان بچا لے اور دوزخ سے بچ
جائے چنانچہ وہ لوگ جنہوں نے دیدہ دانستہ یا نادیدہ دانستہ حبیب اللہ ﷺ کی شان میں
[illegible] لکھ ڈالے تحریری یا تقریری۔ جنہوں نے اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کیا اور
اپنی رائے سے مرضی کے مواقف مطلب نکالا۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا
اپنی جہالت اور کم علمی کی وجہ سے۔ جنہوں نے رحمتہ للعالمین رؤف الرحیم ﷺ
کی نورانیت کا انکار کیا آپ کے کمالات یعنی معراج کو جھٹلایا۔ آپ کے صفات یعنی آپ
[illegible] کی گستاخی کی آپ ﷺ کے اختیارات کا انکار کیا۔ آپ [illegible]
[illegible] سے انہوں نے دنیا اور آخرت برباد کر لی۔ ان کو
[illegible] اللہ تعالیٰ کے حضور [illegible] حبیب [illegible]
[illegible]

Marfat.com

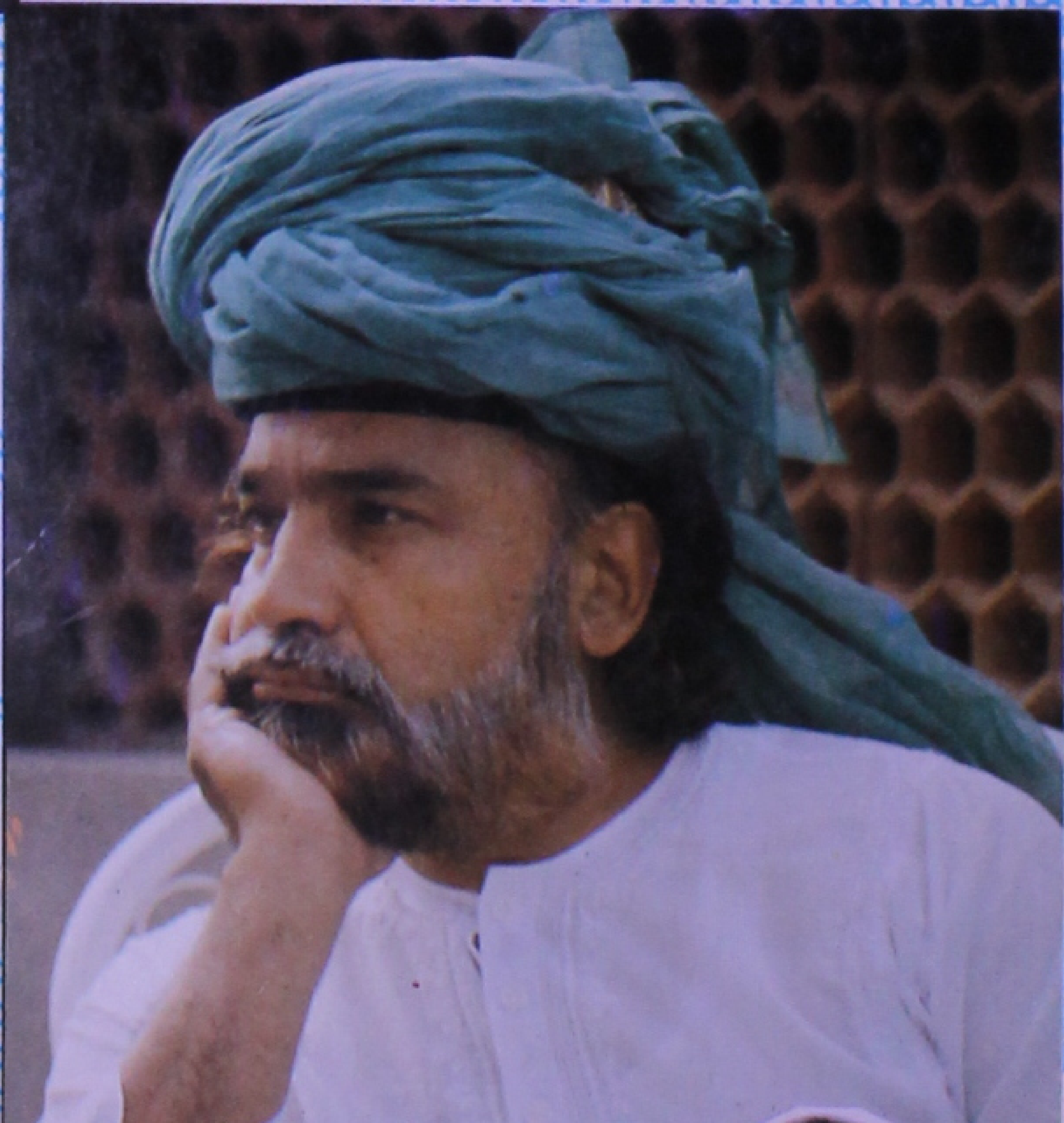

(بندۂ- رسول کرنل (ریٹائرڈ) محمد انور مدنی